يريدون ليطفئوا نور الله بافواههم
والله متم نوره ولو كره الكافرون

الحمد لله الملك العلام

که این رسالهٔ شریفه موسومه

صيانة العوام عن السيئات والآثام

الملقب

بالسيف المسلول على من انكر اثر قدم الرسول

در سنه سعیده و اوان حمیده

در مطبع دهلی اردو اخبار باهتمام بندهٔ
خاکسار محمد حسین تصحیح مولف دام برکاته
مطبوع گردید ۱۲۹۲

عن الہوی مبلغ کلام ان ہو الا وحی یوحی قائل حیاتی خیر لکم و مماتی خیر لکم شفیع المذنبین
رحمۃ للعالمین نورِ پاک مخاطب بلقب سے خطابِ لولاک لما خلقت الافلاک رفعت مآب ورفعنا لک ذکرک
خصوصیت انتساب ارشاد و لعمرک روحی و مہجتی فداہ النبی الامی سید ولد آدم الرسول الاکرم
الذی خص بجمیع معجزات الانبیاء و فضل علیہم و علی اہل السماء بافضال الاحد الصمد الذی اعطی
ما لم یعطہ احدا یعنی حضرت محمد مصطفے خاتم الانبیاء پر ابی و امی فداہ جسکو اوس حضرت واہب العطایا نے
جمیع انبیاء و رسل پر فضلِ اعلی اور تمامی معجزاتِ باہرات میں مثل اونکی بلکہ ابلغ اور فائق اون سے بنایا
بالا و لیسی کیا جسکے لیے معجزہ رجعتِ شمس ظاہر کیا جسکے لیے حیوانات و نباتات کو منقادِ فرمان
جسکے کف دستِ رشکِ ید بیضا میں تسبیح و تہلیل سے سنگریزوں کی معجزہ دکھوایا اور سنوایا جسکے
اشارۂ انگشت سبابۂ اقدس سے بالائے آسمان قمر کو شق کر دکھایا جسکے زیرِ قدم بالائے زمین پتھر
سخت کو نرم اور ریگِ نرم کو سخت کر دیا یعنے ریگِ نرم پر معجزہ عدمِ انتقاش کا اور پتھر سخت پر معجزہ انتقاش
کا بکرات و مرات ظاہر کیا اور اوس نقش کو بھی فرمان اوس صاحب نقشِ مہر نبوت کی مٹنی نہ دیا بلکہ
اوسکی نعلین اور سمِ مرکب کو بھی اثر بخشا زہے نبی کریم خہی رسول اکرم صاحب معجزہ باہرہ نقش قدم صلعم
واجب الصلوۃ و التسلیم الواقع فی قول العلی العظیم ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین
آمنوا صلوا علیہ و سلموا تسلیما اللہم صل علی محمد و آلہ کما تحب و ترضی و نعم ما قیل و جاء بہ مولینا
شاہ عبد العزیز فی تفسیر العزیزیہ یا صاحب الجمال و یا سید البشر من وجہک المنیر لقد نور القمر
لا یمکن الثناء کما کان حقہ بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر اور کیا خوب اور حق کہا ہے کسی نے کہ لسان
الغیب سے کہا جاتا ہے جیسے شیخ عبد الحق محدث وغیرہ کملائے بالبصر و بصیرت اپنی تالیفات میں بھی
ایسے مقام میں تبرکا لکھتے ہیں یہ زمینی کہ نشانِ کفِ پائے تو بود سالہا سجدۂ صاحب نظران خواہد
بود اور اوسیر آل اطہار اور ازواج مطہرہ اور اصحاب و دیگر مہدیین صدیقین مصدقین کے جنہوں نے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جمیع حمد و ثنا و ستایش اوس خدای یکتا بی ہمتا کی زیبا ہی کہ جسنے اپنی بندگان خاکی نہاد کو باوشاد کرامت
بنیاد آیۂ کریمۂ لقد کرمنا بنی آدم خلعتِ کرامتِ تکریم ارزانی فرمایا اور براہ لطف و کرم بی انتہا کی اونکی
گمراہی سی بچایا اور راہ ہدایت بتانیکو بتحجوا مضمون رفعت مشحون نرفع درجات من نشاء اونہیں
مین سی انبیا و رسل مقرر فرمائی جنکو بمصالح حکمت علوم غیبی اپنی کے بجلیۂ معجزاتِ باہرہ اور خوارق باطنہ و
ظاہرہ محلی و ممتاز کیا اور پہر انمین بہی بمقتضای مضمون فضیلت مشحون فضلنا بعضهم علی بعض ایک کو
دوسرے پر فضلِ خاص بخشا اور بسبب تصدیق و اتباع اونکی اقوال و افعال ہدایات آیات کی اور صدق
و اعتقاد معجزات باہرات کی اور ابتغاء وسیلہ اور مجاہدہ جمیلہ [illegible] و اتقا کی معتقدین اور متقین اور
متوسلین مجاہدین کو مقبول اور موعود نجات و فلاح کا کیا کما قال فی کتابہ تعالی یا ایہا الذین
آمنوا اتقوا اللہ وابتغوا الیہ الوسیلة وجاہدوا فی سبیلہ لعلکم تفلحون اور درود و سلام بی انتہا جمیع
رسل و انبیاء کرام پر سیما درود نامحدود و سلام نامعدود اوس محرم مخصوص حریم حضرت رب ودود
صاحب مقام محمود حبیب خاص محبوب اختصاص صاحب اصطفا و اجتبا [illegible] خلق مصطفا
تقریب دستگاہ [illegible] قاب قوسین او ادنی مقرب بارگاہ حضرت ذی العرش العلی منطق معانی نطق

کی ابداع و احداث دلیل و براہان کو کام فرماوی جبلی و قوع کا الکہ پیغمبر یعنی حضرت ابراہیمؑ کی لیے
خود مقر ہو اور اپنے پیغمبر صلعم افضل کے نسبت باوجود موجود ہونے اسکی کتب محدثین مین یک قلم منکر ہو جاے
حتی کہ العیاذ باللہ خاص رسالہ نفی معجزہ مرقومہ مین لکہی اور اس نفی پر گواہیان اور دلایل بی اصل غش
کری اور اس دلیل باطل کو خاطر عوام پر منتقش کری اور ایسی رسالہ کی اشاعت مین سعی نامعقول
مین لاوے اور معاذ اللہ نفی معجزہ کو حق اور ثبوت معجزہ رسول کو باطل تعبیر کری یہانتک کہ عنوان
رسالہ پر یاد ہو آیہ جاء الحق وزہق الباطل کہ ملاحظہ سے اوس رسالہ کی اول نمایان ہوگا
لاحول ولا قوۃ الا باللہ جس سے خواص ہو کہ کہاوین اور عوام ضلالت مین مبتلا ہوں تفصیل
اجمال اس مصیبت کبری اور داہیہ عظمی کے یہہ ہے کہ میان نذیر حسین نامی ایک صاحب ساکن قدیم
مرزبوم عظیم آباد مقیم حال شہر دہلی جو پہلی دنون در باب شماعۃ حلت بوم بہی غلغلہ برپا
کر چکے تہے اور اوسکی استحلال مین بہی سعی موفور عمل مین لا چکے تہے اندنون اونہین یہہ نئی سوجہی ہے کہ معجزہ
نقش قدم رسول اکرمؐ کی منکر ہو گئی اور مثل انکار بدیہیات کے معجزہ مرقومہ پر بلا شبہہ
انکار اور انہدام کرامت مواقع اعجاز پر علی رغم حدیث و روایات مصرحہ کتب محدثین و اہل سیر
معتبرین باخبر خصوصاً مخالف مرویہ حضرت صدیق اکبرؓ بنا لیش اباطیل و ہو کہ بانہ خاص و عام
کافہ اہل اسلام مین غلغلہ برپا اور تفرقہ انداز ہوے مین یہانتک کہ ایک رسالہ خاص نفی
معجزہ مرقومہ مین شایع کیا اور کیا بہا اور یہی کہ صریح مخالف مصرحات اسلاف کثیرہ صالحین اپنے
دل سے مضمون تراش کر بی اندیشہ روز موعود اور بی پاس لحاظ روح مطہر رسول مقبولؐ کے عدم وجود
ایسی معجزہ باہرہ کا جو کہ کتب محدثین مین بکثرت موجود ہے بنام نہاد بعض بعض کتابون مثبتین
معجزہ مرقومہ کے جہوٹ موٹ واسطی بہکانی عوام ناواقفین کے لکہدیا ہے اور انکار اسکا بطرف تمامی
سلف صالح ناحق و ناروا منسوب کر دیا تاکہ ناظرین دہوکی مین پڑین کیونکہ کتب اسلاف

معجزات ظاہرہ و باطنی و ارضی و سماوی کو بصدق دل تصدیق و اعتقاد کو کام فرمایا اور شایع اور جاری
کئی سب جنہوں نے خاص اس معجزہ نقش قدم کو نقش دل صفا منزل اپنی کیا اور واسطے انتقاش خاطر
عقیدت مظہر اوروں کی ساعی اور دلیل راہ ہدایت رہی جنکی محدثین و اہل سیر کو سند ہوئے یعنی
عترت و آل و صحاب مطہرۃ القلوب مخزن العلوم اذہب اللہ عنہم الرجس و طہرہم تطہیرا الذین ہم کالنجوم
بایہم اقتدیتم اہتدیتم رحمہم اللہ و رضی عنہم و رضوا عنہ اور رحمت ہو حق سبحانہ اللہ تعالے کے اون
محدثین پر او نہوں نے ایسی معجزوں سے اپنی اوراق تصنیفات و تالیفات کو زیب و زینت دی اور الواح
سینہ ہای کینہ موسلین باصفا و صفحات خواطر مسرات از صغیر معتقدین اہل ولا اور طبایع
موزون مطابع منوسلین اہل اتقا پر باعث اور سبب نقش اور انتقاش کے ہوئے رحمہم اللہ و غفر لہم و اسکنہم
بحبوحۃ جنانہ و رضوانہ بعد حمد و صلوۃ کی اول سبب تالیف میں اس عجالہ شریفہ کی کہتا ہی فقیر حقیر
خاکپائے موالیان حضرت سرور انبیا و مرسلین بندہ مسکین محمد فرید الدین عفی عنہ کہ ای بھائیو
مسلمانو ایمان والو رتبہ شناسان حضرت افضل الانبیا مقام خوف و عبرتکا اور مظہر فتن دنیا
کا اور محل استغفار و استعاذہ کا ہی استعیذو باللہ من سوء من الشیطان الرجیم و استغفروا اللہ
الغفور الرحیم انکار مجالین دین سید المرسلین نبی المطہر کہ معاذ اللہ دوسری ہی منکر ہین اصل
رسالت کے تو تصدیق معجزات کی کیا چنانچہ خاص ان ایام مین بعض بعض ہندو نو سکہ انگریزیہ
مدرسہ انکا معجزہ شق القمر مین چند روز سی استبداد و اصرار کو کام مین لا رہی ہین اور معاذ اللہ
نسبت ساتہہ موضوعیت اور مصنوعیت کی دی رہی ہین لیکن یہ ایک قریب ظہور اشراط ساعت سے آثار فتنہا
قیامت سے کہ بالغ عاقل مدعی علم و دین اسلام مقر رسالت حضرت سید الانام سے جنکے آدمی کا قلب یکایک
الب منقلب ہو جاوے کہ صفحہ قلب سے اثر صدق و ایقان معجزہ باہرہ نقش قدم شریف رسول اللہ و نشان
بالکل سلب و محو ہو جاوے کہ معاذ اللہ نسبت اپنی ناجوئے افضل پیغمبران کے نعلے مین ایسی معجزہ باہرہ کے

ایسے کذب و افترا کو کام مین لائی نہ کوئی عالم و عامی ہمارا ایسی جرات کم کرتا ہوگا یعنی جس حیث سے
مین ثبوت و وجود بدلایل و براہین موجود ہے صاحب رسالہ تب اُن اُن کتابونکی نام بہا بیکدین کہ ان کتابونمین
ثبوت اسکا نہین پایا جاتا ہی کہ تصدیق انتقال کی محل تفصیل مین جنبہا محمل مین آنے لگے اللہ تعالی پناہ
مین رکہی یہ بلا سی مقام عبرت کا ہی دیکہا چاہیئے کہ سنگ سخت تو متاثر ہو اور بغیر پیٹنے کی مٹی اثر
کو کیا کہا جاوے کہ قبول اسکا خود بخود شائستہ ہو اور لوگونکی صفحات قلب سے مٹنے کا اندیشہ رہے
اوسکی انہدام کا سامان ہو اور رجا نکا ہی کرے اور مصداق مضمون آیہ ثم قست قلوبکم کا ہو جاوے و لنعم
ما قیل و جاء به المحقق الدهلوی فی جذب القلوب سنگی و نباتی که درو خاصیتی نیست [illegible] زاو بی و آن درو
معرفتی نیست شفانا اللہ [illegible] وجمیع المومنین عن قساوة القلوب بحرمة الحبیب المحبوب
صلی اللہ علیہ و آلہ المختصر چونکہ اکثر عوام ہمارا اُس رسالہ کی سبب بادیہ حیرت مین سرگردان و چاہ ضلالت
و ہلاکت مین افتان و خیزان پائے جاتی مین اسلئے یہ ہیچمیرز کہ استطاعت اوسکی رد او مجاہدہ باسکی بعد
استعداد خداداد البتہ رکہتا ہی بخوف مسئلہ روز جدل [illegible] بنظر صیانت عوام عن السئیات
والاثام والفساد مہر سکوت دہان و زبان قلم پر علی الخصوص اس زمان و اوان پیہ کی طغیان مین منشیکہ
ترک واجب جانتا ہی سو شخص مباحث عالی اعلان حدیث و روایات ثبوت معجزہ مرقومہ رسول سبحانی کو
کہ کتب احادیث و سیر و تواریخ مین بتواتر و تکاثر موجود ہین معہ جوابات شبہات وساوس منکرین صاحب بہادر پانی کی
او پیر لازم کیا اور اس عجالہ مین روایات منتشرہ کو مجتمع کر دیا اور نام اسکا صیانۃ العوام عن السیئات
والاثام اور لقب اسکا السیف المسلول علی من انکر اثر قدم الرسول رکہا یا الہی تو قبول کر اسکو اور ان
سرگروہ منکرین کو بنسبت مع توابع اور لواحق کی توفیق رفیق اور ہدایت نصیب کر اور سوء عقیدت سے بچا
دی اور تمام امت نبوی کو انکار معجزات سی محفوظ و مصئون رکہ انت حسبنا و نعم الوکیل ای بہائیو مسلمانو چونکہ
اسکے تحریر مین بجز افادہ عام کے اس خادم علما کو کسیطرح کی غرض اور رعایت اظہار و نمایش علم و فضل

اس زمانہ میں کسکو نظر ہی کتب طبیعہ سکتی ہیں اوس رسالہ کو دیکھکر انہیں جیسی ہو جاوینگا کہ اپنی زعم میں حضرت
سواد اعظم ٹہیرا وین اور زیادہ تر بہادرے لکہنا جاء الحق وزہق الباطل کا عنوان پر لکہا اشتہار الیہ نہیں معلوم
یہ حرکت بتشبیہ صرف بپاس سخن یا یہو انفس سے یا مفاد معنی مضمون الناس علی دین ملوکہم فہمید عالی میں
اس رنگ ڈہنگ سے جلوہ فرما ہوا اللہ اعلم بالصواب کے مفاد اندیشہ کیا ہی اور مبلغ علم و مذاق
وسیاق کلام محدثین احادیث کا یہ حال ہی کہ نام رسالہ کا دلیل محکم فی نفی اثر القدم رکہا ہی کہ ہر صاحب دیانت
وامانت ماہر فن بلاغت پر صرف اسم تسمیہ ہی سے بسم اللہ بقول مشہور حقیقت اخوند صاحب معلوم شد زیادہ تر
بہادرے اور قابلیت علمی حضرت کی ظاہر باہر ہو سکتی ہی یعنی تہوڑا سا واقف لغت عرب اور ماہر محاورہ و استعمال اہل
عرب کا جانسکتا ہی کہ صلہ دلیل کا علی چاہتی تہا بدل کلمہ فی محرف بالتحقیق بیان و حکم کلام بلاغت التیام میں فی ہی
سبحان اللہ بلند ادری پر اس مادہ اور استطاعت پر یہ کہ بہار خطا نداق و سوء فہم عبارت حدیث حکم وضعیت و تکذیب کلام
اہل حدیث کو کام فرماسکیں ان ہذا لشی عجاب اللہ اللہ لا حول ولا قوۃ الا باللہ مگر یہہ بہی معجزہ ہی
رسول مقبول کا کہ پہلی ہی بسم اللہ صرف تسمیہ ہی میں قابلیت فضل و کمال و جہل علم کہل جاوے تا کہ
ہر ذی علم پر پہنچوا مصراع قیاس کن زگلستان من بہار مرا حقیقت دعوی حدیث فہمی اور ادعا مذاق سوق
مقال اہل حدیث منکشف ہو جاوے واللہ تعالی اپنی حفظ و امان میں رکہی اطفال مکتب خوان تک اس بہادری
اور جسارت سے متعجب و حیران اور ہر صغیر و کبیر اہل ایمان اس جرات و جسارت سے انگشت بدندان ہی کہ خدا
کسی کلمہ گوی محمدی مقر فضایل احمدی کے دہن و زبان قلم پر کلمہ نفی اپنی مسلم رسول اکرم کی اثر قدم کے نسبت
کیونکر آسکتا ہی اور کلمہ جاء الحق وزہق الباطل کون مسلمان اسکی عنوان پر لکہہ سکتا ہی بجز تالقا ابوجہل
پہران سیلمہ کذاب کے الا ما شاء الحفیظ الحفیظ ایسی حالت منقلب ہو گئی کہ خاص ایسی معجزہ بینہ و بلکہ کتب
معتبرہ متکاثرہ سے منکر ہو گئے اور صدق اوسکا صفحہ قلب سے بالکل محو ہو گیا حتی کہ بعض تصدیق روایت حضرت
اکبر سے بالکل سلب ہو گیا بلکہ علاوہ اسکی باوجود ادعای علم و فضل اور مذموم ہوئے کذب و افترا کی ایسی

نقل کیجاوین اس جگہ سے وہ بہت بڑی بہری ہین مقصود صحاح کتب مین بیان جو اس باب کی احادیث
صحیح مسلم اور صحیح بخاری اتنا فرق اسلئی جاوی نہ لکہی تفصیل تمام حصہ کا یہہ بہی جو مرتب بطول کتاب ونکی
بعضی اور فرمایا کے فضائل بعض بعض لشبہ فقعہ بعض فی حضرت خود کہ ہی کافی نسبہ سی صحاح کتب غیرہ
تعالی اللہ ان کہ ہین حدیثین بہتری کی مضمونونکی ان امثال بالتصریح چنانچہ ہین رکہے شمار بیغبر حدیثین
سیدنا او ر الحدیث ولیست الانبیا علی فضلت الحدیث سماہ ... فضل
فعال الا من دعی اخلاق الا تمام لبعثت انما الحدیث تلی احد یعطہن لم خمسا واعطیت الحدیث آدم
معجزات اور فضیلتین کی طرح کس کس کہ گا ہو ظاہر سے ملاحظہ اور سکتی دیکہ شخص ہر کو سب ان کہ وغیرہا
ہین کرتی ذکر شان اپنی تہی تہیہ بہی فخر لا کلمہ بیشتر لیکن تہی تہین پیغمبر اگلی کہ جو ہے فرماتی شان حضرت اپنی
سبب بالا زیادہ ہی انکی حضرت بلکہ حاصل تہین نہی بڑائی اور فخر کچہہ بہی نسبتی بزرگی ان کو حضرت یعنی
لیکن شئی مع مین حضرت ہمارے تہی وہ پیغمبر اگلی معجزات جو کہ ہی منصوصہ اجماعی امر یہہ المختصر تہی رکہتی
دونو یہہ کہ ہی کرتا نقل سے جن ہی عیاض قاضی شفای خاص اور لدنیہ مواہب خصوص سو تہی زایدہ اشیا
منکر یہ لئے مضامین لمعات اونکی بیشتر بلکہ ہین معتبر بہت اونکی اقرار موجب بہی نزدیک کی صاحب منکر ہین کتابین
حضرت خاص معجزہ تو نیہ تفصیل بالتفصیل الہی قوۃ تحویل سو گا ہو مقبول بہت حضرتکی قول انکا کہ ہی روشن سی
ہین و برا تصریح بکمال بہی مین لدنیہ مواہب خاص کہ گی دیکہو مین اول باب ترتیب قریب ہی پناہی رسالت
مطلوب تمام ہی جامع جوکہ البیان مقدمہ ایک یہان لیکن ہی موجود سے شنو کتبن
ثابت معقول لین ان دونو تصریح بموجب کہ ہی جاتا کردیا نقل سے دونون کو کلی مقصود
تام ثبوت او اثبات واسطی ہی منصوصہ عام قانون کلی قاعدہ حقیقت در کہ ہی اجماعی کے صاحب
الا والکرامات المعجزات من بشی نبی خص ما ہے موجود لدنیہ مواہب کہ ہی جاتی کیجاتی جسکا فیکے معنی
مثلہا عند الا معجزۃ نبی لم الفاظ یہ بین من شفا قاضی اور علیہ نصو کما ولنبینا

کی ہیں اسلئے محض نظر برکثرت حسنات زبان اردو مین حتی الوسع صاف صاف لکہتا ہون اور جہان عبارت عربی ہی ترجمہ اوسکا بہی اردو مین التزام کیا ہی اور دقت نکات علمیہ سے صرف بپاس رعایت خواطر عوام بشتیر درگذر مقصود ہے امید ہی ہر صاحب نظر سے کہ بفحوے مقال ہدایت اشتمال لاتنظر الی من قال وانظر الی ما قال اس ہیچمیرز پر کچہہ خیال نفرماوین جس جس کتاب معتبر کا حقیر حوالہ دیتا ہی یا نقل عبارت لکہتا ہے بغور ملاحظہ اور تطبیق عمل مین لاوین اور بعد تحقیق و تحقق کے صادق کا ذکر حسب استحقاق بدعا یاد فرماوین اور اگر احیاناً بمقتضای خاصہ انسانی کہین سہو و نسیان اس ضعیف البنیان سے سرزد پاوین تو ازراہ عفو و کرم معاف فرماوین اور اس گنہگار کو بدعاے خیر خاتمہ یاد مین لاوین اور اشاعت اس عجالہ کے محض ابتغاءً لمرضات اللہ مساعی جمیلہ مرعی رکہین کہ دورہ قرب قیامت کا ہی عوام بیچارے تو الگ بطرف خواص بہتیرے ضعیف الاعتقاد ہوجاتے ہین کیونکہ خود تو کتاب پر نظر نہین اکثر مشغول رہتے ہین استحصال دنیا مین جہان کسینے حدیث و تفسیر کا درست نادرست حوالہ دیدیا غریب دہوکے کہاتے ہین اور بہکاوے مین آجاتے ہین المختصر نظر اختصار صرف ایک مقدمہ اور دو باب اسکی مقرر کئے مقدمہ مین علی سبیل الاجمال اثبات و ثبوت ہی اس بات کا کہ جو فضایل اور معجزات ہر ہر پیغمبر مین جدا جدا تہے وہ سب ہمارے پیغمبر خدا مین جمع ہوے بلکہ زاید اور بالغ تر اونسے باب اول مین بیان اور تفصیل ہی حدیث و روایات معجزہ نقش قدم رسول اکرم صلعم کی مع دفع شبہات متعلقۃ المحل اور تنبیہات کذب بیانیون منکر صاحب بہادر کے باب دوم مین رد ہی اون وسوسات و شبہات کا جو خاص منکر صاحب کو عارض ہوے ہین اور اونکو بدلایل لاطائلہ ثبت فرماتے ہین اور کشف استار اون سفسطہ بازیون اور غلط اندازیون کا جس سے خاص و عام دہوکے مین آتے ہین

مقدمہ اوّل اجمالاً اتنا جاننا چاہیئے کہ یہہ بات مسلمات جمیع فرق اسلامیہ سے ہی کہ جو فضایل و معجزات اگلے پیغمبرونکو حق تعالی نے ارزانی فرمائے وہ سب ہمارے پیغمبر کے لئے عطا کئے بلکہ اونسے ابلغ اور فایق اور بالاتر ہمارے حضرت کے لئے ظاہر فرمائے کہ یہ بات منصوص ہے اور اجماع کیا ہی اسپر علماے محمدی نے

مقدمہ

باب اول

باب دوم

امام مالک علامہ علی بن برہان الدین حلبی محدث صاحب انسان العیون فی سیرۃ الامین المامون
حافظ احمد بن محمد مقری صاحب فتح المتعال حافظ محمد بن احمد شافعی متولی مصر شیخ ... ابن عباس
صاحب ... حسن دیاربکری صاحب خمیس ابن جوزی محدث ابن سبع نیشاپوری شیخ ابن حجر عسقلانی
ابن خطیب محدث صاحب قصیدہ حافظ زہری تلمید ابن قیم محدث حافظ مرزا جابرکی صاحب
نثر الجواہر صاحب قرۃ الناظر شیخ محمد ہادی صاحب جامع المعجزات امام فخر الدین رازی حافظ
شمس الدین دمشقی صاحب معراج سبع شرف الدین ابو عبد اللہ محدث مطری حافظ ابو نعیم
حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی صاحب موارد الانوار ابن حجر مکی اور قاضی عیاض صاحب شفا معتبر و مقبول
منکر صاحب تحفہ بہر ایسی شرطہ الخمیس ... نی الفصا سبحانی کربلات بہہ بانسی سے بہی فایق تر اور ابلغ ہی
اگر منحرف ہونگے تو احزاب علماء راسخین فی العلم مین خوار و زار اور رسوا اور لیس ہونگی خبیہ لطیفہ
یہہ بہی واضح ہو کہ ایک آیۃ بینہ اور ظہور معجزہ رسول مقبول ہی کہ باایہمہ شیوع و شہرت انکار و ستیدا ...
بخیر نقحوا مضمون اعجاز مشحون یقولون بافواہہم مالیس فی قلوبہم زبان قلم اضطراب سیم منکر مردود
بزعم رباعی کسی صاحب تاثیر معتقد معجزہ نقش قدم بی ساختہ نکل گئی کہ دہن سے نقل کیجاتی ہی ...
حمال ست شرح خوب را ہمہ بروجہ کمال است کما لا یخفی خوبی شکل و شمائل حرکات و سکنات ...
ہمہ اند تو تنہا داری حاشیہ صفحہ پنجم رسالہ منکرہ برادر ... سطر مضمون ہذا ترجمہ مشکواۃ ساختہ ...
ہو لیا ہولو ... مصنف صاحب مین بہی زبان قلم پر آگیا کہ نہ بطریق نفی و استرداد ہی بلکہ بطریق نعت
سرور کائنات کہ در حقیقت مضمون مرقوم خلاصہ مرام احادیث و مفاد و مآل ... اس استمال ...
مقصد مقصود صاحب مواہب و قاضی عیاض رح ہی اور نہ بطریق مبالغہ احسن کما لا یخفی علی
اللبیب کیونکہ مضمون آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری بعین مفاد و مراد ہی ما خص نبی لشی الحر او
لم یثبت نبی معجزہ الا و عند ... الخ کا ہم ایک اور عنوان سے بطریق اجمل میرا ہی کہنے مین و ...

اور ما ہوا بلیغ منہا و قد نبہ الناس علی ذلک الحاصل کہ جس جس معجزہ اور کرامت سے ہر ایک نبی مخصوص
ہی وہ سب ہمارے نبی ؐ کے لئے ہیں یعنی اوس تمام مجموعہ کے ساتھ ہمارے پیغمبر خدا ؐ امتیاز و اختصاص رکھتے ہیں کہ ایسا
نص کئے گئے ہیں سب علمائی اور مثل معجزات ہر نبی ؐ کے یا ابلغ تر اوس سے ہمارے پیغمبر افضل پیغمبران ؑ بے شک دئے گئے
تو ہر مومن مسلمان کے لیئے بخصوصیت مضامین اس قاعدہ کلی منصوصی اجماعی کو نقش خاطر صفا مظاہر اپنی رکہنا ہی تو جو
معجزہ کسی پیغمبر کا صحیح اور مسند پایا ہی بیشک و بے شبہ چون و چرا بغیر کسی سند اور اسناد کے خاص اوس
معجزہ کے خاص ہمارے پیغمبر خدا ؐ کے لئے مصدق دل سے یقین و اعتقاد اسکا عین لازمہ ایمانی ہی بلکہ انکار
اسکا منافی ایمان اور خرق اجماع ہی اور ریب و لعل سمجن سب سے بدتر ہے خطر الفساد سے اپنے کو بچانا جسکو
لازم ہی کہ نفسانیت کو پاس سخن کو لیسی دور کرین بعد آوے استعاذہ و استغفار کے اثر یعنی سقیمہ سے استغفار اور استغفار
لازم جانیں احادیث مصرحہ صحاح اور مصرحات مواہب و غیرہا ملاحظہ فرمالیں ہرچہ ... قطع نظر حدیث
و روایات آیۃ الباب اول کے کہ خاص ثبوت نقش قدم مبارک اور نقش نعلین بلکہ نقش سم خچر تک خاص ہوا
میں بہی ہو دین گے اگر بالفرض و التقدیر کسی کتاب معتبر میں خاص نام نامی رسول گرامی ؐ بہی پایا ہو صرف
کسی طرح بادی و غیر معتبر سے بہی سنتے تب بہی بسبب واقرار اپنی نسبت حضرت ابراہیم ؑ کے تصدیق اسکی اوسکو
ضروریات ایمانیہ سے کیا سوا علاوہ حالانکہ جم غفیر محدثین و فقہا دین پاس کثرت سے تخصیص رسول
مقبول ؐ رقم فرمائی ہیں کہ مرتبہ شیوع کا نمایان ہوگیا تو انکے نام تو ہم اوپر ہمیں بتلا دیتے ہیں
اور روایات اور حوالہ نام ہر ایک صاحب کتب کا باب اول میں ملاحظہ فرمالیوین گے اور عوام کو لکہنا دینے کے ہم
اہل حدیث و فقہ صاحبان تصانیف و تالیفات ایسے معتبر و معتمد ہیں کہ روایات انکا صالحہ سے ہوتی جو
اپنی کتابوں میں درج کرتی ہیں و نیز واسطے ... صاحب مواہب لدنیہ معتبر ترین ... شیخ عبد الحق
محدث محقق مسلم الثبوت شیخ جلال الدین سیوطی جیسی استاد ... شافعی امام آثار جامع
روایات ... صفحہ بصفحہ ... صاحب ... لکہتے ہیں ... دیگر جرح ... مؤطا

باب اول ای بہائیو مسلمانو اب دیکھو چشم دل سے تفصیل حدیث وروایات کہ کسقدر محققین
ثقات وعادلین کے تصریحات سے کتنے روایات عدیدہ و آثار کثیرہ اس معجزہ کی حد شیوع کو پہنچی ہیں اور
کسقدر شہرت رکھتا ہی محدثین میں کہ انکار اسکا انکار جلی بدیہیات مثل انکار مکہ و مدینہ زادہما اللہ
شرفا کی ہی اول قسیم اللہ مواہب لدنیہ معتبر القول اور مقبول اتقیاسے منکر صاحب سے لکھا جاتا ہے
ہذہ عبارتہ ومنہا انہ کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ کما ہو مشہور قدیماً وحدیثاً علی
الالسنۃ ونطق بہ الشعراء فی منظومہم والبلغاء فی منثورہم مع اعتضادہ بوجود اثر قدمی الخلیل
ابراہیم فی حجر المقام المنوہ فی التنزیل فی قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم البالغ تعینہ وانہ
اثرہ مبلغ التواتر القائل فیہ ابوطالب وموطئ ابراہیم فی الصخر رطبۃ علی قدمیہ حافیاً غیر ناعل
وبما فی البخاری من حدیث ابی ہریرۃ عن معجزۃ تاثیر ضرب موسیٰ فی الحجر ستاً او سبعاً اذ فر بثوبہ لما اغتسل
اذ ما خص نبی بشیء من المعجزات والکرامات الا ولنبینا مثلہ کما نصوا علیہ مع ما یؤید ذلک من وجود
اثرہ حافر بغلتہ علی ما قیل فی مسجد بطیبۃ حتی عرف المسجد بہا حتی یقال لہ مسجد البغلۃ وما ذاک
الا من سترہ اسرار فیہا لیکون ذلک اقوی فی الآیۃ واوضح فی الدلالۃ علی اتیانہ صلی اللہ علیہ وسلم بنظیر الآیۃ
التی اوتیہا الخلیل فی حجر المقام علی وجہ اعلیٰ منہ انتہی خدارا اب بھی کوئی صاحب انصاف سے
عبارۃ خاص مواہب لدنیہ کی اور غور کری کہ کسقدر تفصیل وتوضیح سے ثبوت معجزہ مرقومہ میں اس محدث نے کلام فرمایا
ہی اور کسقدر توضیحات و تصریحات سے تحقیق اس معجزہ کا بتائیدات نوعیہ معجزات ابراہیم و موسیٰ وسم بغلہ
وغیرہا روشن و آشکار کیا ہی جس سے ظاہر و باہر ہے کہ یہ عبارت سیرت خیر الانام کی کسقدر کثرت شہرت
اور کس مرتبہ اعتبار رکھتا ہی علماء سلف وخلف میں اور یہ وہی آیۃ اسکی امثال امام سبکی رح اور ابن خطیب
اور صاحب قرۃ الناظر وغیرہم مرجع فقہاء و محدثین سلف وخلف و صالحین میں تہ مثل نظیری و نظیرا اور
اور سیوطی میں و قسطلانی ہذا آثار سے کہ امثال سنکا مقتدا مصر حد تقصد علماء و فضلاء شرط الخمسین فی ثمن ستین

ہوگی کہ ہرچند منقولات مفصلہ باب اول سے تسکین تمام خواص و عوام اہل ایمان کی قریب ظاہر ہو جاویگی
لیکن نظر بر صغر اشکلی بعضے حجتیں امثال منکر صاحب بہادر کے جو کہ طریقہ معقولیان و استدلالات اہل میزان
سے کیطرف میل رکہتی ہوں اور دخل معقولات دینی میں بیجا سمجھے ہوں کلموا الناس علے قدر عقولہم اوس شکل سے
بحجت تام و براہین مالا کلام ظاہر کر دیتے ہیں تاکہ بخوبی صحت اسکی ذہن نشین و منقوش خاطر اونکی ہو اور ہر ایک
منطقی خواں اونکی بھی سمجھ جاوے ہمارے منکر صاحب اگر کچھ بھی عقل و ادراک سے نصیب بہرہ رکہتے ہوں تو غور و فکر کو کام فرماویں
صرف بملاحظہ مصرحتا مدعوۃ النص صاحب مواہب اور مبینہ صاحب شفا عقیقہ لکن اپنی اوس مصرحہ تفاسیر کثیرہ اقرار کرتے
اپنی بموجب شکل اول بدیہۃ الانتاج کے ثبوت نقش قدم رسول اکرم کا لشمس فی وسط النہار روشن آشکارا
پاوینگے مثالہ معجزۃ اثر القدم فی الصخرۃ من معجزات ابراہیم النبی و آیاتہ المنصوصۃ و کل معجزات ابراہیم یعنی
و آیاتہ المنصوصۃ ثابتۃ لنبینا صلعم فمعجزۃ اثر القدم فی الصخرۃ ثابتۃ لنبینا صلعم دلیل الصغرے اجماع المفسرین
باقرار المنکر الفہیم الامیم تحت قولہ تعالے فیہ آیات بینات مقام ابراہیم و برہان صدق الکبرے قول صاحب
المواہب ما خص نبی بشیء من المعجزات والکرامات الا و لنبینا صلعم مثلہ کما نصوا علیہ اب خود منکر صاحب یا کوئی
صغرے و کبرے اونکی اقران و اخوان میں سے جو چاہیں بموجب تعبیر الفاظ قاضی عیاض بہی کبرے قرار دیکر اوس
صغرے آمر قومہ بالقصد سے نتیجہ حاصل کر سکتا ہے جو کہ مطلوب ہے ہمارا اور سب اہل ایمان کا اور شفا ہے واسطے
ہر مریض انکار معجزات و سوء عقیدہ کی اور جو اونکی مرض کو اس سے بھی شفا نہو تو یا قسمت با نصیب بھی
مصداق ہونگے مضمون من یضلل اللہ فما لہ من ہاد اور ذی استحقاق ہونگے بشارت و دعائے فی قلوبہم مرض
فزادہم اللہ مرضا بلکہ قابل انذار و خطاب ہونگے ارشاد پر عتاب الذین طغوا فی البلاد فاکثروا
فیہا الفساد فصب علیہم ربک سوط عذاب ان ربک لبالمرصاد کے اعاذنا اللہ و جمیع المومنین من
اساءۃ الاعتقاد الی یوم التناد بحق محمد و آلہ الامجاد یہی ثبوت معجزہ مرقومہ علی سبیل الاجمال
کہ عقلائے با کمال صاحبان انصاف حاملان نور ایمان کے لئے اسی جگہ سے رتبہ صراحت کا حاصل ہے و من لم یجعل اللہ لہ نورا فما لہ

اور اگر تعبیر دلکیبی کتاب مردود کے نام الکہدیا تو ازبس جرأت عظیمہ ہے اور آخر استحلال ہی خالی نہیں

غرض ہمارا مطلب کہین نہین جاتا اور پہر کتب آئمہ مین کیا کرینگے اونکا نام بہی بہتان استطرح لکہینگے

ہی کہا سنظر تفصیلا افسوس صد افسوس با اینہمہ ادعاے فضل اور علم مذہبیت کذب افترا اور پہر اونکا

معجزہ مخبر صادق پر تکذیب ہونا اسکا مقام عبرت ہی ان ہذا لشی عجاب فاعتبروا یا اولی الالباب مثل

ایسی ذی صنعتون کے اور ایسے صاحب جرأت کی نسبت ہی مضمون آیہ مثل الذین حملوا التورٰیۃ ثم لم

یحملوہا کمثل الحمار یحمل اسفارا اور ارشاد صلعم کشلی الله سے اسحق قد نادیا دوسری حضرت عمر ہی کیا

جامع المعجزات مین لکہتے مین کہ مشی علی الحجر الاکان تحت قدمیہ شرکتا وقت ابی بکر صدیق رضی الله عنہ قال لما

لیلہ الغار شرقدمی النبی علی الحجر کما یمشی علی البطن فقلت ما رسول الله ان الکفرۃ یعرفون اثار

قدمک بطرون بنا فقال امر یا ابابکر حستہ فذہبت الامر بارزت حتی تعالی ای بہا ہو سلما فوحدا

غور کرو اور دیکہو کہ صفحہ دویم مین رسالہ منکرہ کی صاحب لکہا ہی کہ کسی ایک صحابی اخیا تا بعین بعیر اسی

باسناد ضعیفہ بہی یہ معجزہ ثابت نہین ہوا پہر سوچو کہ ایسی صاحب صدق وحیا کو کیا کہنا چاہئی

معلوم کہ حضرت ابابکر صدیق رضی سی زیادہ کونسا اور صحابی متصف بخیر آپنی اپنی دلمین تجویر کیا جسکو حضرت

اور افضل ہونیمین شک کرنیوالا موجب مذہب سنت جماعت کی سنکے ہی جانتا ہی کہ کون بچاتا ہی منکر

فکر کرین کہ کس جماعت مین شامل رہے یا اس حدیث وروایت کا مرتبہ ضعف سی بہی کمتر کسی اور ڈہب سے

تعبیر کرین جسمین کسیطرح کا ضعف اسناد بہی نہین اور اگر بالفرض یہ بات ہوتے تو بہی اونکا کذب

ادعا صرف وجود ایک کتاب معتمدین پہر کیف ظاہر وباہر ہی نہین معلوم ان صاحب کو کتاب پر نظر نہین

تو کذب بیانی سے کیا فائدہ ہی بجز ہلاکت مین ڈالنی نا واقفین امت مخبر صادق کے اور شاد کرنے

روح مسیلمہ کذاب کے کہ علاوہ انکار معجزہ کے ایک تو بہتان کہ کسی صحابی سے باسناد ضعیفہ بہی ثابت نہین ایک

تکذیب حضرت صدیق اکبر کے ایک بہکانا لوگون کا ایسی دہوکہ سی جس سے ہزارہا عام وخاص نا واقف لا اعتقاد

سید المرسلین ظاہر ہی کہ محدثین اہل دین و دیانت خواہ نظم میں لکھیں خواہ نثر میں قول اونکا
مقبول اہل ایمان ہی اور یہی دیکھہ لینا چاہیئے کہ بموجب تصریح اس معتبر و مقبول منکر کے نقش سم حجر کا
مسجد بغداد میں صاف ہویدا ہے کہ بلیغ تر ہے معجزۂ ابراہیمی و عیسوی سے مصداق ابلغ منہا صاحب شرح شفاء
قاضی عیاض نمایاں ہو پہر منصف کو چاہیئے کہ دہت بازی یا افترا پردازی منکر کے غور کرے کہ صفحہ
[illegible] میں منقول چند کتب ہونیکے خاص اس کتب کا نام بہی غضب خدا کا ہے یہ مضمون لکہدیا ہی کہ معجزہ مزعومہ
ثابت ہوا چنانچہ نقل عبارت حاشیہ پر لکہی جاتی ہی اب ہر شخص خیال کر سکتا ہی کہ اگر کچھہ عدم وثوق
یا ضعف وغیرہ مراتب ہی نسبت تحریر صاحب مواہب لکہدیتے تو کون مونہہ پکڑ لیتا کیونکہ جب
گروہ کثیر محدثین ہم خیال صاحب مواہب کو نامعتبر کہہ یا تو کسکے زبان پکڑے لیکن چونکہ وہ صاف بعدم
ثبوت بلکہ بعدم وجود خاص بتصریح نام مواہب رقم فرماتے ہو تو اب ایسی مدعی علم مرتکب کذب و افترا کے
لئی بجز اثر استحلال کے اور کیا تصور کیا جا سکتا ہی یا یہہ کہا جاوے کہ انکار معجزہ تو انہے استحلال کا اور
انکار عدم ثبوت و وجود در کتاب مقبول مرقوم ظہور معجزہ رسول مہ ہے کہ از بسکہ انکار معجزہ نقش قدم صفحہ
قلب پر منقش ہے اور قلب پر نسبت تصدیق اوسکی پردہ پڑ گیا چشم بصیرت از سر تا پا بے بصر ہو گئے
تو بصارت چشم سر پر بہی پردہ پڑ گیا مرتبہ گویا دوبارہ کا پیدا ہوا کہ کتاب مرقوم میں مضمون صداقت مستحکم کو
اصلا دکہلائی بہی نہ دیا انتہا اپنی حفظ و امان میں رکہی مضمون آیۂ ختم اللہ علی قلوبہم و علی سمعہم و
علی ابصارہم غشاوہ کا مصداق گویا مجسم ہو کر نمودار ہوا ہی خدا کری یہ عذر پیش کریں کہ سہو
سے اس کتاب کا نام بسلسلۂ کتب دیگر درج ہو گیا لیکن عند العقلا یہہ عذر لنگ قابلیت درجہ قبول کے
نہیں رکہہ سکتا کیونکہ جواب حین مقابلہ و اشاعت کیا فرما دیں گے بلکہ ہم کہتے ہیں کہ یہہ بہی خیالے
از اعمی رہنین کہ اوسوقت بہی بصر و بصیرت پر پردہ ہی رہا اور اگر بالفرض و التقدیر بغیر ملاحظہ
خدام عالی مقام اشاعت و طبع عمل میں آیا تو بہی خالی از معجزہ یا اثر استحلال نہیں فافہموا و تدبروا

یہ علی بن برہان الدین کتاب مذکور میں لکھتے ہیں فقد اثر فی صخرۃ بیت المقدس لیلۃ الاسرا

وان ذلک الاثر موجود الی الان آٹھوین یہ علی بن برہان الدین کتاب مرقوم میں لکھتے ہیں ان

الحافظ الزبیری الحنبلی تلمیذ ابن القیم ذکر فی خصائصہ واما الاثر الحدید فلان الاثر الحدید معروفۃ

بالنار وقد الان اللہ الحجارۃ لمحمد ولا یعرف لین الحجارۃ بالنار ولا بغیرہا وہذا ابلغ واعجب من ہذا

انہ اذا کان یمشی علی الصخرۃ لانت تحت اقدامہ واذا مشے علی الرمل لا یوثر فیہ خرقا للعادۃ

واضح ہو کہ قول محدث ہذا ابلغ واعجب کا اشارہ طرف اوسی قول منصوص کے ہے اجماعی معتبر موہب

نوین ابن حجر عسقلانی شارح صحیح بخاری نے فتح الباری میں لکھتے ہیں اسی روایت مرقومہ کو دسوین

صاحب فتح المتعال لکھتے ہیں رایت بمکۃ المشرفۃ ایضا فی القبۃ اللتی وراء زمزم اثر قدم فی حجر

یقولون انہ اثر قدم النبی صلعم گیارہوین فاضل مرزا جان کے کتاب نظم الدرر والمرجان میں بتفصیل تمام

لکھتے ہیں صرف مقام حاجت یہ ہی کہ لا وطی علی صخرۃ الا واثر فیہا بارہوین شیخ عبدالحق محدث

دہلوی تحت شارح النبوۃ میں لکھتے ہیں وازانجملہ است کہ چون بر سنگ می رفت فرو می رفت بردو

پا اودران تیرہوین یہ محدث ممدوح اوسیمین دوسرے جگہہ لکھتے ہیں وہ کہ آنحضرت کو شغف

جراحی کرد اثر قدم بر سنگ یقین ظاہر ہی شد چودہوین جذب القلوب الی دیار المحبوب میں

شیخ ممدوح لکھتے ہیں یہ مسجد بنی ظفر واورا الآن مسجد بغلہ نامند اور اوسیمین لکھتے ہیں بہ ثبوت رسیدہ

کہ آنحضرت در محلہ بنی ظفر با جمعی از صحابہ مثل ابن مسعود و معاذ بن جبل وغیر ایشان رسیدہ نماز گزاردہ

بر سنگی کہ در آنجاست نشستہ اور بعد ایک اور قصہ یہ لکھتے ہیں بعضے از علماے تاریخ نوشتہ اند کہ ہر زنے

کہ حمل نمی گرفتہ باشد چو بر آن سنگ بنشیند حاملہ گردد واین خاصیت پیش اہل مدینہ مشہور قدیما وحدیثا

ومسجد شہر رسیدہ است مطری می گوید کہ در حرہ کہ جانب قبلہ این مسجد است سنگہا است کہ بر و آثار است می گوید

کہ آن اثر حافر بغلہ آنحضرت است و بر سنگ دیگر مانند اثر مرفق واقع است گویند آنحضرت بر وے تکیہ

اس محدث محقق نے کسعد نوا اثر اثر قدم حضرت سید المرسلین مثل تواتر اثر قدم ابراہیم بر مقام ابراہیم

مین یہ ہین ایک کان بہ اور بہی اعتباری فاضل اجل اہل ایمان کی حفظنا اللہ و بہ اہ بیشر ی

حافظ حسن دیار بکری صاحب الخمیس نے اول نفس النفیس لکہتے ہین انہ کان لا یوثر فی الرمل نعلہ و یلین

الصخرۃ تحت قدمیہ کذا نقل الامام فخر الدین الرازی امید ہے کہ خاص عام عقلا اولی الافہام اور

ماہرین علم کلام اس مقام مین بہی غور سے توجہ دلی کو کام فرما دینگے اور یاد رکہینگے کہ حافظ حسن دیار

بکری نے اس روایت مزعوم منکر صاحب کا اور دیکہو اونکا باہتمام قایل ہونے فخر الدین رازی صاحب

تفسیر کبیر کے ساتہ خاصہ ابراہیم ہونے کی جسے ستاصل ہے اور اونکی دہوکا بازیونکو کہ واسطے بہکانی عوام طلبہ

خوان کے تہا اس نقل و تصریح صاحب خمیس نے ہبا منثورا کر دیا کیونکہ جنابکا ثابت ہے دہوکا دیا نا تحقیق

اور جہٹی صفحہ مین کہ فخر الدین رازی بہی تفسیر کبیر مین قایل ہوے ہین بخاصہ حضرت ابراہیم ہونا بری تصریح

شہادۃ امام دیار بکری ہے کہ تحریر فخر الدین رازی پر تفسیر کبیر کے حوالہ سے موجب خیال باطل منکر صاحب کے الیسے بیت مخصر

خلاف واقع ہی معاذ اللہ ہرگز یہ غرض فخر رازی رح کی نہین کہ یہ معجزہ آنحضرت ص مین نہین تہا اور تصریح و توضیح

تمام انشاء اللہ مقام دوم مین بیچ باب دوم کے کہ اپنے تو نکے فی مخصوص ہے تفصیل صفر اشکلے منکر جیو تشنفا بسیر

عمل مین آیگے فانتظروا و تذکروا جو تہی شرح الجواہر مین ہے کہ چون بر سنگ می رفت می بزیرفت سنگ اثر

قدم مبارک آن سرور بانجویت شیخ جلال الدین سیوطی اوستاد صاحب سیر شامی اپنی کتاب انموذج اللبیب

فی خصایص الحبیب مین لکہتے ہین و مما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی خصائصہ کان اذا وطی علی الصخرۃ

اثر فیہا جیسے علی بن برہان الدین محدث انسان العیون مین لکہتے ہین رایت الامام السبکی رح ذکر

تاثیر قدمہ فی الاحجار حیث قال فی تائیتہ واثر فی الاحجار مشیک ثم لم یوثر برمل او ببطحا ء

رطبۃ قال مشارحہا و لعل عدم تاثیر قدمہ الشریف فی الرمل کان لیلۃ ذہابہ الی الغار ای

فلیس کان ہذا شانہ فی کل رمل یمشی علیہ کان اذا رفع قدمہ عن الرمل یقول لابی بکر ضع

قدمک موضع قدمی فان الرمل لا ینم ارادبہ اخفاء سیرہ لیتحیر المشرکون فی طلبہ مما فوق

فی الرمل و لو شرفہ استبریۃ فی الصخر الجلمد ونحو ذلک فاجاب نعم یعنی کہا صاحب فتح المتعال

نے کہ سوال کیا گیا شیخ حافظ محدث سردار مصر شیخ محمد خلف احمد متولی مصر شافعی سے کہ آیا وارد ہوئی ہے

یہ بات کہ نہ پڑتی تھی آنحضرت ؐ کی اور نہ دیکھا جاتا تھا واسطے حضرت ؐ کی سایہ سورج میں یا نہیں اور

آیا نہیں آنحضرت ؐ کہ جو کبھی چلتے تو نہ دیکھا جاتا تھا نشان قدم کا ریت میں اور اثر کرتا قدم شریف انکا

پتھر سخت میں اور مانند اسکے پس جواب دیا شیخ نے کہ ہان یعنی نہ کبھی پڑتی تھی سایہ پڑتا تھا نہ نشان

ہوتا تھا ریت میں اور نشان ہوجاتا تھا پتھر سخت میں بلکہ اونتیسوین روایت ابن سبع کے

تیسوین ایت نیشاپوری کے اور اکتیسوین سوا اسکے دو نونکی اور شمار کر لی چاہیے کہ شیخ مذکور نے

اپنی جواہر میں یہ بھی فرمایا کہ روی ابن سبع والعینی پوری وغیرہما اور دربارہ عدم وقوع ذباب وعدم

رویت ظل بعد تفصیل علت و حکمت اوسکی کہ ذکر اسکا اوپر ہو چکا متواتر طرق اور مستغنی عن البیان ہے شیخ

ممدوح فرماتے ہیں کہ دربیان ایضاً ما ذکرہ السائل یہ نہ لکھتے ہیں وناشرہ فی الصخر ابقاء

لاثرہ التشریف واشارۃ الی ان الصخر لان لاجلہ لما حصلہ من کعرب و لم یتبعہ انتہی موضع

الحاجۃ بتیسوین شیخ عبدالحق محقق مدارج میں لکھتے ہین بسند ابو نعیم کہ روایت ہے منتہی محتوی الآ

سنگہا جو کہ اصل منشاء ہی اثر کا چون در آمد آنحضرت ؐ غار را مائل گردانید سر مبارک خود را بسوے

سنگ تا نہان کنند شخص خود را پس نرم کرد خدا تعالیٰ سنگ را تنبیہ یا دہی کہ پتھر لیکن مقام ہی ہو

بلیغ تر ہونے معجزہ آنحضرت ؐ کا کہ آپکی سر و یا بلکہ نعلین شریف بعلۃ مصرحۃ الصدر کے لئے پتھر نرم ہوے اور جسم

ابنہ ایثم کے لئے صرف ایک مقام میں فافہموا وتذکروا تینتیسوین حافظ شمس الدین بن ابن ناصر

دمشقی معراج سنجیم میں لکھتے ہیں ثم توجہ نحو صخرۃ بیت المقدس وصعدہا فصعد من جہۃ الشرق

اعلاہا و اضطربت تحت قدمہ نبینا ولانت فامسکتہا الملائکۃ لما تحرکت ومالت انتہی موضع الحاجۃ

چونتیسوین ترجمہ وفاء الوفا میں بیچ بیان فضیلت مسجد بنی ظفر کے ہی عبارت فارسی ہے

فرسوده بوده و فرق مبارک را بر وی نهاده و بر سنگے دیگر آثار اصابع است و مردم بهم اینها

تبرک می جویند منصفان اہل ایمان غور کریں کہ کس کثرت سے اور کس کس طرح سے ثبوت معجزہ ہے سم حجر کا حضرت کے

اور خود حضرت کی کہنی کا نشان پتہر پر اور پتہر پر انگلیوں کا اثر اور پتہر پر برکت لینا اور شہرت اسکے اہالی مدینہ مطہرہ

ان خلفا عن سلف کس تفصیل مجد تو کی تحریر سے ہویدا ہے نہیں معلوم ان منکر صاحب کی عقل پر کیا پردہ پڑ گیا اور

حس بالکل جاتا رہا **نیدرہوین** امام علی بن برہان الدین مصری مرقومۃ الصدر من الکہنی من عن

الامام ابی بکر العربی حیث قال فی شرحہ الموطأ مالک ان صخرۃ بیت المقدس من عجائب اللہ تعالی

فانہا صخرۃ شعثاء فی وسط المسجد الاقصی قد انقطعت من کل جہۃ لا یمسکہا الا الذی یمسک

السماء ان تقع علی الارض الا باذنہ فی اعلاہا من جہۃ الجنوب قدم النبی حین رکب البراق وقد مالت

من تلک الجہۃ لہیبتہ وفی جہۃ الاخری اصابع الملائکۃ التی امسکتہا لما مالت من تحتہا المغار

التی انفصلت من کل جہۃ فہی معلقۃ بین السماء والارض وامتنعت لہیبتہا ان ادخل من تحتہا

لانی کنت اخاف ان تسقط علی بالذنوب ثم بعد مرۃ دخلتہا فرایت العجب العجاب تمشی فی جوانبہا

من کل جہۃ فتراہا منفصلۃ عن الارض لا یتصل بہا من الارض شیئ ولا بعض شیئ وبعض الجہات

اشد انفصالا من بعض **سولہوین** ابن خطیب محدث جلیل القدر ہین اپنی قصیدہ مین کہ قبر

جناب پیغمبر خدا کی پاس پڑہا تہا وکذلک لا اثر یشینک فی الثری والصخر قد غاصت بہ قدماک

سترہوین صاحب قرۃ الناظر کہ علما سے کبار مین سے ہین لکہتے ہین ظلت تقلبن لغیر کراہ النعلوذ

کما کانت تعین لنعلیہ الجلالہ جس سے ہویدا ہے کہ حضرت کی نعلین کا نقش پتہر پر ہوگیا جو علیم تر ہی معجزہ نقش

قدم ابراہیم سے کہ پا برہنہ تہا اور مطابق ہی یہ مضمون مصرحہ موہب لدنیہ منقولہ منکر صاحب سے **اٹھارہوین**

بیچ کتاب فتح المتعال من سئل الشیخ للحافظ المحدث سیدی الشیخ محمد بن احمد المتولی المصری الشافعی

بل وردان الذباب کان لا یقع علیہ ولا یری لہ ظل فی الشمس ولا و بل کان اذا مشی لا یری لہ اثر فی

اگر مطلع ہی ہین نظر کی طرف کتب سیر کے صحیح حال خیر البشر کی **اٹھائیسوین** یہ ہے صاحب فتح المتعال

لکھتی ہین قد رایت بمصر المحروسة بتربة السلطان المرحوم ابی النصر قایتبائی المحمودی رحمہ اللہ حجرا فیہ اثر قدم

یقال انہ اثر القدم النبویة والناس یزورونہ وقدرا والہ برکات **انتیسوین** محمد عبد العزیز

صاحب خلال لکھتی ہین عن قاسم القرطبی ان معجزة اثر قدمیہ علی الصخرة معجزة باہرة قد اثبتہا المحققون

فی تصانیفہم من الثقات وما تکلم بعض الجہلة الاغوار المتقاتل علی عدم سندہ ہذہ المعجزة فہو من فرط

جہلہ وعدم ممارستہ بروایات المحدثین الماہرین للآیات والاحادیث والروایات انتہی **تیسوین**

سعید بن منصور دلائل النبوة مین لکھتی ہین بعینہا روایت اٹھارہوین مرقومة الصدر مروی ہے صاحب

فتح المتعال سا تہ اس زیادتی کی جو قاجاب نعم کر اعادہ اسکا عبث ہے اسلئے صرف زیادتی لکھی جاتی ہی وہی یہ ہے

وما قیل ان ظل جسدہ کان یرے فی الشمس ولم یوثر قدمہ الشریفة فی الصخر فہو قول لا یقبلہ الفحول بالقبول

وان قبلہ الجہول **اکتیسوین** شرف الدین ابو عبد اللہ فاضل قصیدہ ہمزیہ مین لکھتی ہین او لثم التراب من

قدم لانت حیاء من مشیہا الصخور انتہی یا سا تہ جو منی مٹی کے قدم آنحضرت سی نرم ہوگیا از

رو شرم چلنے اوس قدم کے پتھر اور اسکی شرح منح مکیہ مین شیخ ابن حجر مکی جو لکھتی ہین منکر بیا درکان

لگا کر سنئین یہ عبارت شیخ کی ہی نبہ بذلک علی انہ ینبغی لک ایہا الغافل ان تستحیی من مخالفتک ما جاء

الیک لانک اذا علمت ان الحجر الاصم استحیی منہ لا یبقی علی صلابتہ مع مشیہ علیہ فشق علیہ صلابتہ

فلان لیسہل مشیہ علیہ فانت اولی بالاستحیاء منہ بان تبقی علی قسوة نفسک مع علمک بتحلیل اوصافہ

ثم ہذا الذی ذکرہ الناظم وغیرہ ممن تکلم علی خصائصہ لکن بلا سند وعبارة السیوطی فی خصائصہ

وما اوردہ رزین ای صاحب الصحاح فی خصائصہ کان اذا وطی علی الصخرة اثر فیہا انتہی

یہ تنبیہ کرنا ہی صاحب قصیدہ سا تہ اسکی اور سیاتے کر تحقیق لایق تیری ہی لیئے ای غافل کہ شرم و حیا کری تو

اپنی مخالفت کرنے سے اسکی آیا ہی طرف تیری اسلئے کہ جب تو جانا اما تو نی کہ تحقیق پتہر سخت نے استحیا

مطہری گفتہ کہ نزد این مسجد آثاریست نزد حرہ از جہۃ قبلہ کہ میگویند اثر سم بغلہ آنحضرت است و

در غربی اثر سم بغلہ اثر آرنج مبارک آن سرور است کہ برانجا تکیہ کردہ و بر سنگ دیگر آثار انگشتان است

کہ مردم بزیارت آنہا تبرک می جویند انتہی یحیسوین پہر شیخ عبد الحق محدث مدارج میں لکہتے

ہیں اگر نرم کردہ شد حدید برای داؤد نرم کردہ شد سنگ سخت برای آنحضرت انتہی چہلیسوین

ابن جوزی کے کتاب وفاء سے قبول منکر یہاں درج ہیں لکہتے ہین قال ابو نعیم الحافظ لما دخل رسول اللہ الغار

الاصم

مال بہ الی الجبل لیخفی شخصہ عنہم فلان اللہ الجبل حتی ادخل رأسہ و استروح الی حجر من جبل

فلان لہ حتی اثر فیہ بذراعہ و ساعدہ و ذلک مشہور یقصدہ الحاج ویرونہ و علامت صخرۃ

بیت المقدس کہیئۃ العجین فربط بہا دابتہ والناس یتمسحون بذلک الموضع المتبرک الی

الیوم تنبیہ اس جگہ پہر ہم یاد دلادیتے ہین کہ منصف باخبر یاد کری اور دیکہلے کہ مثل مواہب لدنیہ

کے اس کتاب کی نسبت بہی تدلیس وافترا کو منکر یہاں در کلام فرما گئی ہین نقل عبارت اوسکی ہمنے جو دہوین

صفحے کے حاشیہ پر اسی رسالہ کی لکہدی ہے اور اس عبارت مصرحہ کتاب وفا ابن جوزی کو کس بسط و تفصیل سے

معجزہ الانۃ سنگ کو یہ محقق روایت کرتا ہی اصل کتاب سے کوئی منصف تطبیق دیوے پہر روح منکر کو

اوس تحفہ سے یاد کرنا چاہیئے جسکے کہ ایسی ذی کردار بموجب آیات قرآنی اور احادیث حضرت رسول

کردگار مستحق ہیں سنتالیسوین حافظ عبد اللہ دمشقی حنفی کتاب موارد الانوار میں لکہتے ہین

اگر کچہہ بہی پاس ذرا سی شعبہ ایمانیکا منکر کو ہو تو عرق شرم میں ڈوب جایا چاہیئے اور پہر کہیے لفظ انکار اس

معجزہ رسول کردگار کا زبان پر آدمی برضائے ایمان کو لازم ہی کہ غور سے اس حافظ موتمن حنفی کے

ارشاد واہدا کو بغور دیکہے وہ یہ ہی واما معجزۃ اثر قدم النبی علی الصخر فقد بلغت عند مبلغ

الشہرۃ لعل المنکر لم ینظر الی کتب السیر فی احوال خیر البشر انتہی یعنے حافظ ممدوح فرماتے ہین کہ

معجزہ اثر قدم نبی کا تحقیق پہونچا ہے نزدیک سیر جاننے والوں کے شہرت کو یعنے اس شہرت پر بموجب کتب سیر کے

سے قریب ظاہر ہوتا ہے قول شارح میں سے ترخیم کر کے نقل کریں اور تصریحات صاحب مواہب
وغیرہ محدثین اہل سیر خصوصاً تصدیق حضرت صدیق اکبرؓ تک کو پس پشت رکھکر دعوے معجزہ
مرقومہ کو بلا دلیل غیر صالح الاعتبار لکھتے ہیں فاعتبروا یا اولی الابصار دوسرے نسبت دینی نیرنگ بازیکی
مومنین متبعین معجزہ مخبر صادق کے خود شعبدہ بازی منکر کی کچھ عجب نہیں یہ عین مظہر اسوۂ جانبین کو
مثبت کو باحباب سرور کائنات اور منکر کو با منکرین معجزات کہ وہ معاذ اللہ حضرتؐ کو ساحر تعبیر کرتے
تھے کما یشہد بہ کتاب اللہ المنان الحمد للہ علی احسانہ قد جعل لنا فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ
یا یہ کہا جاوے کہ اب کچھ لکھنا منکر کا مظہر ہے مصداق المرء یقیس علی نفسہ کا یاد رہے کہ ترکیب عبارت مرقومہ
حسب زعم منکر اصلاً مفید مطلوب مثبت نہیں ہے بلکہ عبارت مذکورہ زیادہ تر مثبت مدعائے مثبت ہی تھا
سے ظاہر التعریب علی الفطن اللبیب لیکن چونکہ مثبت کو صرف خدشۂ منکر زبانی شارح قصیدہ ظاہر کرنی تھی اسلئے صرف
اوتنی ہی عبارت ضروری بیان کر دی ہے مگر ناظران بابصیرت پر ہویدا ہے کہ منکر بہادر نے ایک ٹکڑا قول شارح
سے ذکر کیا اور دوسرا ٹکڑا جسمیں کہ سند معتبر ہے پس پشت رکھا اور اصلاً مضمون لا تلبسوا الحق بالباطل
وتکتموا الحق وانتم تعلمون سے اندیشہ نکیا نتیجہ صرف اس کلام شارح کہ جسمیں کلمہ لکن بلا سند ہی جسے
دیکھکر آپ مبہوت ہوے ہیں سند انکار اور مفید مدعا زعم کرنا صاف اقرار ہی خیانت کاری کا یا اظہار
عدم بلوغ مقصود و مرام کلام شارح کا اور سبب عدم ممارست ہی اصطلاحات و معاریض کلام جہابذۂ محققین
علما حدیث و مصطلحات محدثین ظاہر کرنے کیونکر یہ مخصوص ہی ساتھ فضلا علما ملت بلکہ اس عبارت منقولہ
میں بھی یہ خیانت کاریہی یا نہیں آگے لکھا ہو ظاہر علی ناظری عبارۃ المنقولۃ و منقولتنا المرقومۃ
انتہی الصحیحۃ بالجملہ یہ کلمہ بعینہ خود مقولہ شارح بطریق قاطع منہج انکار منکر ہے سرچشمہ ہم
اس کو بوجوہات کثیرہ بسط و تفصیل سے ظاہر کرتے لیکن بمجالہ معقول لا اختصار ہی اسلئے صرف
چند وجہ مختصر سی لکھدیتے ہیں منصف غیر متعسف تعمق نظر سے اگر دیکھیں تو واضح ہے کہ منکر نے محض دھوکا دیا

کرتا ہی آنحضرتؐ سی نہین باقی رہتا اور سختی اپنی کے ساتہہ چلتی آنحضرتؐ کے اوپر اوسکی پس دشوار ہوئے او سختی اوسکی پس نرم ہوگیا تا کہ سہل ہو چلنا آنحضرتؐ کو پس لایق تری ساتہہ شرم کرنیکی اوس سے یعنے جب پتہر شرم کرتا ہی تو تو تو انسان ہے تجہی زیادہ شرم چاہیئے ساتہہ اسکی کہ پاتا رہی معاذ اللہ حضرتؐ کی مخالفت پر باوجود علم اپنی کے ساتہہ اوصاف جلیلہ آنحضرتؐ کی پس یہ ہی مراد و مقصود معانیہ شعر جو ذکر کیا ہی ناظم نی اور سوا اسکے اوس شخص سے کہ کلام کیا اوپر خصایص آنحضرتؐ کی لیکن بلا سند اور عبارت سیوطی رحؒ کے بیچ خصایص اوسکی کی بہ ہی اور بعض اشخاص سے کہ لایا ہی رزین یعنی صاحب صحاح محدث بیچ خصائص کے نہی ہو لہذا جب کبہی چلتی تہہ پر تو نشان ہو جاتا اوسمین یعنے بطریق معجزہ و خرق عادت تنبیہ واضح ہو کہ تمام اس کلام شارح قصیدہ کو بالا طاق نسیان رکہکر منکر بہادر صرف ایک کلمہ بلا سند کو پکڑ کر بارہوین تیرہوین صفحہ مین اپنی رسالہ منکرہ کی فرماتی ہین کہ شاعران مداحین اگرچہ این معجزہ را در نظم و نثر خود آوردہ اند مگر بمجرد دعوی بلا دلیل اثبات صلاحیت اعتبار ندارد و عجب طرفہ نیرنگ ساز کردہ مطلب خود را از شرح قصیدہ ہمزیہ نگاشتہ ادعاء خود را لیس بثبت گذاشتہ رقم انتہی بود و عبارت مابعد آنرا در حیطہ تحریر نیاورد لیس عبارت مابعدش این است ثم ہذا الذی ذکرہ الناظم ذکر غیرہ ممن تکلم علی الخصائص لکن بلا سند الی آخرہا فی شرح القصیدۃ الہمزیۃ اور بعد اسکی لفظ سند پر ایک کلام طویل بنقل عبارت شرح النخبہ و غیرہ خواہ نخواہ عوام کی بہکانیکو لائے اور اپنی ذہن میں اوپر بری سند نکالنے کی بیانات کہ کمال زور و شور سے لکہی ہین کہ معنی بلا سند خواہ باعتبار لغت یا اصطلاح اہل حدیث ہر دو طریق قاطع بیچ اثبات منتبین ست الخ اور دیانت داری یہ کچہہ ہی کہ الی آخرہا فی القصیدہ کہکر خاص مستندہ کو ہضم کر گئی کہ نقل عبارت مرقومہ القصیدہ شارح سے جو ہم نی لکہی ہویدا ہی سو یہ تمام بانہ منکو ہوا منکر کا بوجوہات متعددہ مخدوش و مردود ہی اول تو کمال ظہور دیانت ہی منکر کی کہ روایت سیوطی رحؒ محدث عند رزین بعیدہ سے جیسے صحاح چہہ جو ائمہ حدیث کے تحکام و اعتماد جنکی سند کا صاحب مشکوۃ وغیرہ

باب طالب را در وادی حیرت و وحشت انداز د و اما حکم بعدم صحت بحسب اصطلاح محدثین چندان غرابت

ندارد چه صحت حدیث چنانچه در مقدمه معلوم شد درجه اعلا است و دایره آن تنگ نه جمیع احادیث که در کتب

مذکور است حتی در این شش کتاب که آنرا صحاح سته گویند همه باصطلاح ایشان صحیح است بلکه تسمیه آنها بصحاح

باعتبار تغلیب است و نیز معلوم شد که حدیث صحیح است و حسن و ضعیف و هر یکی از صحیح و حسن لذاته

و لغیره و تعریف هر یکی ازین اقسام سابقا معلوم شده احتیاج باعاده و تکرار آن نیست اکنون که شیخ مصنف

نفی صحت از حدیث میکند و میگوید که این حدیث صحیح نیست یا نفی درجه اول میکند که صحیح لذاته

است یا احتمال آنکه بمذهب تضییق و تشدید که در شرط صحیح کرده اند رفته باشد موافق آنچه از بعض مردم

درین باب نقل کردیم و قول وی که گفته بصحت نرسیده نفی صحیح لغیره بود یعنی در حد ذات صحیح نه و

بکثرت طرق و تعدد روایات نیز بدرجه صحت نرسیده پس نفی هر دو قسم صحیح نموده باشد یا این

هر دو عبارت که صحیح نشده و بصحت نرسیده بیک معنی بود و بر تقدیر در صحت چندان موجب حیرت

و وحشت نبود و اما آنکه می گوید ثابت نشده و بثبوت نرسیده ظاهر در نفی درجه دوم است که حسن لذاته

و لغیره و نفی مرتبه ضعیف نیز احتمال دارد و جمیع نقاد بر تواند که مراد وی نفی لفظ حدیث بود یعنی ورود

حدیث باین لفظ مخصوص صحیح نشده و بثبوت نرسیده بلکه آنچه بثبوت رسیده لفظ دیگر است بمضا نقت

محدثین درین باب بسیار رود و ماند که تغیری که در لفظ رود او را حدیث دیگر خوانند الی آخر ما قال

او یعنی محقق ممدوح بهوش فاصله لکھنا ہی ہمچنانکه در مسایل فقهیه اختلافات است که یکی بوجوب رفته

و دیگری بحرمت و یکی مستحب داشته دیگری مکروه پنداشته باجتهادی که کرده و دلیلی که او را دست داده درین

باب نیز مثل این اختلافات راه دارد و بوقوع می آید شخصی یا جماعه حدیثی را تضعیف نموده یا نسبت

بوضع کرده اند قوم دیگر آنرا بتصحیح رسانیده و اثبات نموده این معنی بر متتبع و متفحص فن حدیث روشن

نیز باید دانست که از ارباب انتقاد احادیث جماعه اند که درین باب غلو و افراط دارند و بر او تعصب

بھی بلا سند ہی اور سمجھا ہے نہیں کہ مقصود مرام شارح کیا ہی اور سبب اسکا صرف عدم ملاحظہ و ممارست
مرقومہ ہی یا وہی اثر استعجال معلوم ہوتا ہی اگر منکر ذرا بھی فہم و ادراک کو کام فرماتا تو بیشک اس معجزہ کو بتشریح شارح
مستند جانتا اور ایمان لاتا اول وجہ توہم موجب اسکی عبارت محولہ مرحمہ کی مطابق داب مصطلح جہابذہ
علمای محدثین لکھتی ہیں ماہرین علم کلام و اہل بلاغت و معانی اسکی نکات و باریکیونکو یاد ہین گے المختصر کہ
کلام شارح سے بھی کالشمس فی وسط السماء ظاہر ہی کہ معجزہ سند ہی کیونکہ وہ ذکر ناظم و بعض اخبار کو بلا سند
کہتا ہی نہ اصل معجزہ کو اور موید اسکی ہی عبارت ماقبل و مابعد کما سیتضح فی الوجہ الثانی منکر جیو تو
کمال دعوی حدیث دانی اور حدیث فہمی کا بری لن ترانی سی کہتی ہین اعجب العجاب ہی کہ صرف کلمہ بلا سند
ایسی دہوکہ مین آگئی کہ انکار معجزہ کرنی لگی اگر کلمہ غیر ثابت زبان شارح سی نکلتا تو خود حسب اعجاز سی
منکر ہوجاتے کہ مذاق اس کلام کا مہرۂ مصطلح محدثین پر ہویدا ہوگا یعنی بالفرض اگر لکن غیر ثابت بھی
کوئی محقق لکھتا جب بھی مہرۂ حدیث و کلام اہل حدیث نفی کو کام ہین فرماسکتی منکر جیو فی طریقہ جمع
بین الروایات الصحیحۃ المتضادۃ مین شاید دیکھا ہی نہ ہوگا ایسی مقام مین تو ہین معلوم کیا کہ نسبت
صدیقین و صلحا کو دیتی ہونگی بالجملہ حرف لکن بلا سند تو انکے نظر اگر غیر ثابت بھی خاص نسبت بحدیث روا
معجزہ مرقومہ ہوتا تب بھی انکار منکر مردود تہا اگر صرف مقدمہ اور خاتمہ شرح سفر السعادۃ کو منکر جیو
دیکھتے اور سمجھتے تو ایسی دہوکہ نہ کہاتے ہم حرزاً للطوالۃ صرف نظر بر ہدایت ہوکر ایسی عبارت مقام حاجت
خاتمہ کی نقل کرتی ہین بدانکہ شیخ مصنف سامحہ اللہ تعالی و تقدس در خاتمہ بسیار توغل نمودہ و مبالغہ
فرمودہ است و در مقام انتقاد آمدہ و تقلید بعضی ازین قوم کہ متوغل اند درین باب کردہ بر جملہ از احادیث
جرح و طعن نمودہ است بر بعض حکم بعدم صحت کردہ و بر بعض بعدم ثبوت و بر بعض حکم بوضع و افترا نمودہ و
بر بعض خط رد و بطلان کشیدہ حال آنکہ دران میان احادیث است کہ در کتب معتبرہ مذکور است
و نزد اکثری علمای دین از فقہا و محدثین مقبول و ائمہ فقہ تمسک و احتجاج بدان نمودہ اند مطالعہ این باب

عبارت خاتمہ شرح سفر السعادۃ

تجھو نکی شرم بھی اصلا نہیں ہیہات ہیہات حس و ادراک ایسا سلب ہو گیا کہ سفید ریش مرقع یا بکار ہتے
مین صدق رسول اللہ حسب النبی یعنی الحدیث محبت اونکا معجزہ اثر قدم اور ہوائے نفس نے یہ اندھا کر دیا کہ ایسا دیکھیں
نہ خدف ایسے کلمات موہنہ سے نکالتے ہیں کہ اپنے پاؤں چاہ ہلاکت میں ڈالتے ہیں اور دائرہ نقص و اعتراض مخالفین دین
نبوی و مجادلین سنت و جماعت کا کتب احادیث و اہل احادیث پر وسیع ہو نہیں معلوم منکر ہمارے کا ما فی الضمیر کیا ہی
اور مذہب کونسا اختراع کرنا چاہتے ہیں جو بہانہ انکار صرف ایک معجزہ اثر قدم کے اصل اصول اور جماعت اہل حق کو پردہ میں
مٹانا اور توڑنا چاہتے ہیں افسوس صد افسوس عجب مصداق یخادعون اللہ والذین آمنوا وما یخدعون
الا انفسہم وما یشعرون ہوئے تارک جماعت کی لئی دیکھیں کیا حکم ہی کتاب و سنت سے **وجہ دوسری**
ہم بطریق فہم عام خواص و عوام اولی الافہام تحریر و تقریر صاف و شفاف سی ہو بدا ہی صغار و کبار کر دیتے ہیں تا کہ
حقیقت بد فہمی منکر ہمارا سب پر ظاہر ہو جاوے منکر صاحب سنیں اور منقوش خاطر رکھیں اگر وہ غور سے کلام
شارح کو سوچیں خاص یہ کلمہ بلا سند کہنے سے بھی نظر برعبارات مستند مابعد جسکو کہ منکر مضم کر گئے ہیں ثبوت
معجزہ بسند معتمد متحقق ہے کیونکہ شرح ماتہ عامل خوان تک بھی جانسکتا ہی کہ من تبعیض کے واسطے ہی اور
لکن حرف استثنا اور واسطے رفع توہم ناشی ماقبل کے تو معنی قول شارح صاحب کے ظاہر ہیں کہ ناظم او رسوا
اسکی بعض متکلم علی الخصائص الصغری نے ذکر کیا ہی بلا سند ہی اور سیوطی نے بسند رزین لکھتے ہیں جس سے صاف
معنے منکرہ مزعومہ منکر مردود و نامعتبر ہیں کیونکہ پہلی اس سے فضیحت منکر خود شارح کے کلام سے صاف حسب مقصد
سند ظاہر و باہر ہے کما الشمس فی السماء اور پھر خود شارح رزین کو نشان دہی صاحب صحاح تقسیم سے کرتے ہیں کہ یہ
صاف اشارہ ہی اظہار سند کا اسلئے کہ حال رزین صاحب صحاح کا سب اہل حدیث پر کالشمس فی وسط النہار
روشن آشکارا ہی کہ اونہوں نے اپنی کتاب میں جو حدیث لکھی ہی باسناد صحیحہ لکھی ہی اور نام اونکا مثل آفتاب
اپنے لقب سے روشن ہی حتی کہ ثقہ ذی اعتبار و باوقار ہیں ائمہ حدیث میں کہ صاحب مشکوٰۃ تک مثل صحیحین
وغیرہما انکی کتاب سے صرف انکی اعتماد پر بغیر بیان سند انکی حدیث مرویہ نقل کرتے ہیں چنانچہ

اور جسکو زیادہ کیفیت اور فایدہ مقصود ہو تو تمام مقدمہ او خاتمہ دیکھی پہر ان مضامین کو منقوش خاطر کیلی ملاحظہ
کرلین کہ وہ وہ المحقق محمد بن شیخ مجد الدین فیروزآبادی اپنی خاتمہ مین لکہتی ہین کہ در باب انکہ الاجماع حجۃ حدیثی
صحیح نشدہ اور پہر لکہتی ہین کہ در باب العباس حجۃ چیزی ثابت نشدہ اور پہر لکہتی ہین در باب صلوۃ خلف
کل بر و فاجر حدیثی صحیح نشدہ اور علاوہ انکی ملاحظہ خاتمہ مرقومہ سے ماہر فطن کو ظاہر ہوگا کہ اسی قسم سے
بہیری وہ وہ حدیثین ہین جو خاص صحاح ستہ وغیرہا بلکہ خاصۃ صحیحین کے ہین جنکہ منصوص و اجماعی
اور معنعن باسناد و استناد اور باہمہ قید وہ المحقق مجد مجروح باطلاقات لذاتی ناطق ہوئے ہین اور با برین
کتب اصول و فقہ و حدیث پر کوئی حجیت اجماع قائم جسی تیقن کی ہان ہی گو کہ متعبیر عقل و استصحاب و غیرہا
نصوص قطعیہ کتاب و سنت تا مصرح او یقطعیت صلوۃ خلف کل بر و فاجر من حیث الاجماع خلافا للشیعۃ
ظاہر کیا قال المحقق الدہلوی علماء سنت و جماعت بر این اجماع کردہ در کتب عقاید آنرا ذکر کردہ اند و اعتقاد
سنت و جماعت دانستہ اند بخلاف آن فرقہ کہ عصمت امام شرط کنند و باجماعات [illegible] طلبی شدہ و [illegible]
و بالجملہ وہی صحت حدیث ظنی است و صحت اجماع قطعی انتہی اور زیادہ تفصیل سب ایک کی
بحث کل احد واحد شارح نے لکہی ہے کہ تفصیل ہر ایک کی موجب تطویل ہے او تتبع تمام عبارات خاتمہ مرقومہ
القصد سے ہر طالب اور سلکری کو ہوئی ممکن ہو حاصل مرام اس طول کلام کا مختصر اہ یہ جیسے مصرحہ محقق دہلوی
بمناسبت اطلاقات صحیح نشدہ و صحیح برسدہ و ثابت نشدہ با اہمیہ مرات مرعی و مقبول علماء
ذوی الافہام ہے اسیطرح اگر اطلاق کلمہ عجیب ہے کلام محقق ابن حجر شارح قصیدہ ہمزیہ مین ہوتا تو بہی
علماء حدیث اور مہرہ معارض کلام محمد بن مرعی او مقبول کبہی [illegible] کہ یہان کلمہ لا [illegible]
بذکر تعلق کیا ہے کہ عدم ذکر مستلزم عدم وجود نسبت جسکی بعض فانہ لا یلزم من عدم علمہ بالشی عدمہ
فی الحقیقۃ او علمک بعدمہ و لا یلزم من عدم ثبوت شی عندہ عدم ثبوتہ فی الحقیقۃ فافہم و تدبر ثم اعلم
ان ہذا الذی ذکرنا علی طریقۃ جماعۃ المحدثین منکر [illegible] انکو جاکر ناظر مین جانی تو

حکم اونکا انکار نہین کرسکتا کیونکہ اصل منشا اسکا وہی ہی یعنی استناد بطرف ائمہ حدیث وفقہ الذین فرغوا

منہ وافرغوا عنہ منکر بہادر کیا کہین گے تا بہ المسایل اسحاقیہ مین کہ بہیری جگہ صرف نام کتاب سند ہین جیسا قال صاحب المائۃ

المسائل نحن الذ…… الصحیح من مذہب اہل السنۃ وامثالہا علاوہ اسکی اصحیت بخاری بعد کتاب اللہ کی سند منکر بہادر

کو بہم پونہچانی ضرور ہوگی وقس علیٰ ہذا خصوصیۃ صحاح ستہ کی وقس علیٰ ہذا الحصا تعلیقات ائمہ اربع تعلیقات

بخاری شریف مین بہتیری جگہ صرف روی عن النبی ﷺ یا وہی ہی فرما دین سند لطریقہ معہودہ کیا نسائی وغیرہ جو شرح بخاری

وفضائل آنحضرت کتب احادیث و سیر سے استنباط و تک پائین گے اور ہزاران سطیح اسناد محققین ائمہ حدیث مرسی

منکر صاحب کا انکار ایک ہی دفعہ کیون نہین کردیتی اور تعلیقات بخاری وغیرہا مضر صدر ایک ہی دفعہ قلم زد کیون نہین کرتے

اور ہر اب ائمہ اربعہ کی لئی ایک ہی دفعہ یا بنیاد ہم رجال ونحن رجال کیون نہین چلا… کامل مین حکم نسخ جاری فرما دیتی ان

اقوال وافعال سے تو بقول ناس معلوم ہوتا ہی کہ مطلب سعد دیگر است خیر منکر کو اس سے بہتر ہی کہ چلتے ضروریات اجماعیہ

کا انکار کرنا ہو کرلین مبارک ہو یاد رکہین منکر جو کہ مستفیضات مدینۃ العلم مقر ان فضل و معجزہ مدینۃ العلم سید

آنکہ لن یجعل اللہ للکافرین علی المؤمنین سبیلا منکر فضل و معجزہ کبہی حجت مین غالب نہین آسکیگا فتاملوا یا ذوی

الافہام لتفکروا فی المرام افسوس ہی کہ منکر کو سلف صالح کی طریقہ ورویہ ارنگ و ڈہنگ تک چلنی اصلا نظر

نہین ہم مالعون… شفیع المذنبین خیر المرسلین کے منکر ہمین بہی کہین ہمین طریقہ ہدایت و عا درکار نہین ہم خوبی سے

کہین اسی جائی کہ کلام صاحب مشکوٰۃ سے مستفید و مستشہد ہو حسن ظن بابن شیوخ و ائمہ حدیث انسی سیکہی ان بزرگونکی کلام

اور گستاخی کا بہی انجام ہوتا ہی جس بلا مین منکر مبتلا ہو دیکہین قول صاحب مشکوٰۃ کو با اینہمہ جناب عالی فضل بین

لعلی ما اطلعت الی قولہ نسبۃ القصور الی لا الی جناب الشیخ بیہ عنی الخصوص جبکہ اتنی شیوخ مسلمہ ائمہ حدیث مصر

گذشتہ دیوستہ معجزہ کو روایت کرین جنمین بعض صاحب صحاح کہ نسبۃ الحدیث الیہم کالاسناد الی النبی ﷺ مشکوٰۃ میں

مصرح اور پہر دربارہ تفضیل رسول افضل الرسل کہ ان جہات ضعیف سند مین تسامح لازم ہی قال الشیخ السید محمد بن احمد

المتولی الشافعی ان الفضائل ونحوہا یتسامح فیہ دون العقائد والاحکام فلا مسامحۃ فیہا کذا فی فتح المتعال قال الامام

بشمول صاحب بخاری و صاحب مسلم انکا نام نامی بہی درج کرکی شروع مین لکہتی ہین کہ انی اذا نسبت الحدیث

الیہم کانی اسندت الی النبی صلعم لانہم قد فرغوا منہ و اغنونا عنہ یعنی تحقیق مینے جسوقت نسبت کی حدیث کے طرف ان ائمہ حدیث کی تو گویا مینے اسناد کی طرف نبی صلعم کی اسلئے کہ تحقیق فارغ ہوگئے وہ اوس سے اور بے پروا کردیا اونہون نے ہمکو اوس سے انتہی اسی جگہ سے ہے کہ تعلیقات بہی مقبولین کے مقبول و معتمد ہوتے ہین چنانچہ تعلیقات ابی عبد اللہ بن اسمعیل بخاری کہ بالاتفاق محترم و متہ الاعتقاد والاعتماد ہین اور اسمین عنعنہ مرحومہ المنکر معلوم جیسی منکر بہادر تمام عمر حاشیہ شرح نخبہ و [illegible] لئے پہرین تو ڈہونڈہی نپاوین گے تو حقیقہ سند و اسناد صرف طرف رزین کے یا بخاری و مسلم کی مثلا ایسی ہی جیسی معنعن کرکی الی اصل قائلہ پونہچا دیا یعنی [illegible] اور صدیق اکبر رض پونہچایا اور مقصد ان اختصار عن طریق المتن اور رفع الحدیث کی فائدہ موجود و متحقق کردیا کیونکہ مثلا اگر کوئی شخص حدیث نقل کرتا ہی تعلیقات بخاری وغیرہ سے تو گویا کہتا ہی ابو عبد اللہ بخاری سند سے معتمد ہی اور اسیطرح رزین صاحب صحاح سے جو سیوطی کی لقط ایا تو گویا کہا رزین صاحب تجرید الصحاح نے سندا ای معتمد ہی یا گویا تو کہا کہ رزین رحمہ اللہ ہمارا کلیہ ہی ہم اوس سے نقل کرتی ہیں پہر ہیئ عام مسند مین ذکر بلا سند ناظم وغیرہ ہی بحوالہ شرح نخبہ و غیرہا گرفت کرکی نہی انکار منکر مزعومہ کے سند مگر لی ہے فصیحت دانی ہی اور منشا قصبہ رسول مقبول صلعم بہر داخل ہوتا تہا انتہی مصرعہ لکہا ہوا نہین مثال ایک قسم کا المختصر کہ مقصود شارح ہے کہ ناظم اور بعض مثل نے بلا ذکر سند ذکر کیا نہ کہ حقیقۃ بلا سند ہی چنانچہ چہپ چکے ہین بسند رزین صاحب صحاح ممدوح التصدر ذکر کیا سو اب منکر بہادر دیکہین تماشا قدرت الہی اور اثر معجزہ رسالت پناہی بہتہ العلم کالہ کذا فی حاشیہ و کذا فی الخلاصۃ الہی اور قول منکر کہ بہہر و طریق قاطع بیخ نشتین سست الی آخرہ بہا حکم تیر بازگشت ہیدا کیا ہم اصل عبارت منکر اسجگہ حاشیہ پر نقل کردیتی ہین کہ اہل علم بہرہ فن بعد ملاحظہ و تطبیق حظ تمام اوٹہا سکتے ہین علاوہ اسکی ہم ایک و تقریر سے بہی منکر کی صفر انسکنی کردیتی ہین ہر شخص غور کرسکتا ہی کہ تمام کتب فقہیہ مثل ہدایا اور شرح صدر و کنز و مختصر وغیرہا شروح و متون و فتاوی بہرے پڑے ہین صدہا احادیث و روایات سے کہ حسب طریقہ مدعوہ منکر ذکر اسناد ہرگز اونمین نہین لیکن کوئی عالم

بقول انکی اگر صحاح رزین کو بھی کتب معدودہ میں لکہدیتی تو گو کہ بیراہ اور معدودین کے رزین و صاحب مشکوٰۃ
کی روح ولسے بھی سمسارہ ہوتے لیکن ابھی دلمین تو خوش ہو لیتے ہر چند مولانا شاہ عبد العزیز نے فارسی شرح عقائد میں جگہ ا
تصنیفات میں انہین کتب معدودہ متہمہ کے سند خود لاہے ہین اور محققین اہلسنت نے ہزار جگہ انکی احادیث مردود لکہی
ہین مثلاً صاحب صواعق محرقہ ابن حجر مکی وغیرہ کہا ہو ظاہر علی ناظری کہنہ مشق اہلسنت حاکم رحمہ الشیخ کمال الدین
ابن ہمام اور امام نووی شارح مسلم اور محقق دہلوی وغیرہم محققین جو جو علما انکی احادیث مردودہ سکی
سند کی ہی کہ بیشتر علی شرط بخاری لکہی ہین ماہرین فن حدیث پر روشن آشکارہی جو شخص کچہ بھی نظر ان
صاحب نظائر کی کتب پر بلکہ مختصر مقدمہ شرح سفر السعادۃ پر محقق دہلوی کے بھی رکہتا ہی جانیگا کہ عدم
وثوق مستدرک حاکم وغیرہ کتب معدودہ منکر سند کی ہی اور ہم نے اسکی بسیط و تفصیل نقول عبارات
محققین وغیرہ میں بیان لکہدی ہی لکن چونکہ یہان ثبوت معجزہ مقصود ہی صاحب معجزہ تقاضی الحق ابلج و الباطل
لجلج والحق یعلو ولا یعلی رزین صاحب صحاح وغیرہ محققین کے سند سے ثابت متحقق ہی سوا اس مقام میں اب
گفتگو اس باب میں مستدرک محض و طول کلام ہی اسلئے اوس سطر سے کی تسیح مناسب مقصود ہے لیکن ہم منکر
حیو کو یہ ہی نصیحت کئے دیتی ہین کہ اس قسم کی باتین آگا پیچہا دیکہ منہ سے نکالتے ہاتہ پاؤن بچا کر
مونہہ سے نکالیں در خانہ اگر کس است یک حرف بس است فافہم وتدبر انہ من یہدہ اللہ فلا مضل لہ ومن
یضلل فلا ہادی لہ ۳۲ بتیسوین پہر صاحب فتح المتعال نی بطرز سوال وجواب کے لکہا ہی
سوال یہ کہ فی المدائح النبویۃ انہ صلی اللہ علیہ وسلم لانت لہ الصخر واثرت قدمہ الخ جواب یہ کہ قال الحافظ السیوطی
فی الخصایص ومما اوردہ رزین صاحب الصحاح فی خصایصہ فقال ولما [illegible] الحدید لداود فلان الخ
الحجر [illegible] بانشراحہ وعد الان الحجارۃ المحمد ولا یعرف لین الحجارۃ قبالنار ولا تغیر وہذا اعجب [illegible]
کان اذا مشی علی الصخر لانت تحت اقدامہ واذا مشی علی الرمل لا یؤثر فیہ [illegible] للعادۃ الحجارۃ تینتیسوین
صاحب السعادۃ مرقوم ہے کہ کتاب [illegible] یکتہے [illegible] ومن ذکرنا [illegible] ہی من المعجزات [illegible]

احمد وغیرہ من الائمۃ اذا روینا فی الحلال والحرام والسنن والاحکام تشددنا فی الاسانید واذا روینا فی الفضائل

ونحوہا تسہلنا فی الاسانید رواہ جماعۃ من آخرہم الخطیب فی الکفایۃ سو یہاں تو ضعف سند بھی نہیں جس کی زیر بحث

صحاح ذی سند ہیں یاد رہی کہ انکار روایات زیر علیہ ما نقل من المشکوۃ الشریفۃ مستلزم انکار و سوء ادب جناب رسول

مقبول ہی انواع اقسام کے گستاخیاں اور بے ادبیاں اور بد نصیبیاں اس سے عاید حال ہونگی اور عوام بیچارے جدا ضلالت

میں پڑ رہیں گے اور خود منکر منصب ضلوا واضلوا کو پہنچیں گے تنبیہ یاد رہے کہ وہ جو منکر نے عوام کی بہکانیکو ایک عبارت

طویلہ بنام نہاد رد البدعۃ علیہ مولنا شاہ عبد العزیز صاحب کی نقل کرکے کتاب الضعفاء لابن حبان و تصانیف حاکم و کتاب

الضعفاء للعقیلی و کتاب الکامل لابن عدی و تصانیف ابن مردویہ و خطیب و ابن شاہین و تفسیر ابن جریر و فردوس دیلمی

بلکہ سائر تصانیف دیلمی اور تصانیف ابی نعیم و ابن عساکر و جوزقانی و ابو الشیخ و ابن نجار صفحہ ۱۲ من صنعت کا ذکر کیا

فرمائی لکھی ہے کہ پس ما یہ تصانیف شیخ جلال الدین سیوطی در رسائل و نوادر رسائل از ہمین کتب غیر مضبوطہ است اور یہی

فرمائی ہیں کہ مادامی کہ سندش بصفت علماء فن حدیث ثابت نشود محل اعتماد نزد اہل علم نخواہد بود یہ تمام

باتیں منکر کا سند زیر بحث صاحب صحاح ممدوح التصدیق سے پیمانہ متواترا ہو گیا اور ہجوم دینا د منع منکر منقطع ہو گئے

کیونکہ ہر عقیل و فہیم تھوڑا پڑھا لکھا آدمی بھی جان سکتا ہے کہ رسائل و نوادر رسائل جلال الدین سیوطی مسندہ کتب

تتمیمہ المنکر میں سے روایت معجزہ ہذا منقول نہیں بلکہ کتاب خصائص صغری اور کتاب محمد جلیل من جلال الدین

سیوطی لکھتے ہیں کہ حاصل ہی مطلب کے لئے کتاب مبسوطہ ہی جسکی شروع میں تحریر باسناد صحاح موعودہ مسندہ بھی زیر بحث

صاحب صحاح ہی کے کتب متبحرہ التصدیق کے اوپر سند تا ابن سبع و نیشاپوری و غیرہم اور روایت حضرت صدیق اکبر مصرحہ صدر علاوہ

نور علی نور ہے منکر جو یاد کہیں کہ کسی محدث کے اور ابن سبع نیشاپوری وغیرہ کے تکذیب کرینگے اور حدیث مرویہ حضرت

صدیق اکبر موجود ہے کتاب جامع المعجزات حضرت محمد رمادی وغیرہ مرقومات صدر پر بھی کچھ بعد ہو وابستہ حدیث رابعہ عجمی من بھی

نہیں میں ایمان نہ لاوینگے اور صدق دل سے تصدیق نہ کرینگے تو کمال مقام ذلیل و افسوس ہی بیشک مصداق

مضمون ویل یومئذ للمکذبین فبای حدیث بعدہ یومنون کے ہونگے اعاذنا اللہ وجمیع المومنین منہ

ذکرنا فی آخر الکتاب فلم ار من ذکر ذلک الخ تو بوجوہات عدیدہ مخدوش و مردود ہی اول تو حقیقت تاریخ دانی
مخدوم طاہر و باہر ہی کہ صاحب فتح المتعال محقق ذی کمال و علی بن برہان الدین محدث اور بہتیری محقق و محدث جو کہ صاحب
صاحب سیر شامی سے متاخر ہین ہو نشتہ لکھی ہین جنکا ذکر وظہر مرۃ بعد مرۃ بقول اہل ہند آنکو خبر نہین ہے علی الخصوص
علی بن برہان الدین جو لکھی ہین ایجاد روایت مین ظاہر ہوا اور صاحب فتح المتعال جو خدمت گذاری صاحب سیر شامی کے
کرتی ہین عجب ہی کہ منکر ہوے باوجود دعوے کتب خوانی اور سیر دانی اوسکی سیر کے سو اسکی سیر ہم او نہین دکہلا دیکھی دیکھین
صاحب فتح المتعال کے عبارۃ بعینہا یہ ہی ومن العجب ان الحافظ الشامی لم یقف علی ما ذکرہ ابن سبع والسبتی ابو
وغیرہما من تاثیر قدمہ الشریفۃ فی الصخرۃ الی آخر ما قال دوسرے خود کلام منکر مین تعارض و تناقض ہے اہل انصاف
دیکھین کہ خود تو صاحب مواہب اور ابن جوزی کو اول معتبر لکھا ہے جنکی تحریر سے ثبوت موجود اصح ہی جیسا نقل و ظاہر اور صاحب
سیر شامی کو معتبر بتلاتی ہین کہ سیطرح ترجمہ مین بیان جلال الدین سیوطی کو حاشیہ پر جامع روایات و آثار بتلاتی ہین
اور مین اثبات معجزہ ماثبہ تصانیف اسکی کتب نامعتبر و بیکار فرماتی ہین جنکا منشاء الا تعاقب ہے اگر قول متاخر حسب دعوی منکر
قابل اعتماد نہو تو علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال وغیرہم محققین مسلمہ کہ فضیحت کنندہ ہین صاحب سیر شامی کے اور
متاخر ہین سے زیادہ مرافق الاعتبار ہو چکا ہین جو تہی کہ صاحب سیر شامی کا مآل و انجام محال ہی منکر نہین سمجھا
بلکہ اگر کوئی منصف با ادب ... عبارۃ جو اوسکی غور سے دیکھی تو کیفیت اور مذاق اٹھا سکتا ہے کہ وہ بہی کیسی ...
سی لکھتا ہی لم ار من ذکر ذلک الخ یعنی نہی نہین دیکھا کسیکو ذکر کرتی ہوے اسکا اور پرہم شیخ نہی ... جو نقل کرتا ہی تو قول شیخ
مین ہے لم یقف علی اصل و لا سند و لا رای الخ ہی یعنی شیخ کا پاس ادب احتیاط ہی قابل غور ہے کہ وہ ان منکر کیطرح
استناد و جرأت نہین کرتا بلکہ چونکہ اوسکو تک کوئی حدیث اوسنی دیکھی تہی تو سی شک پایا اور احتیاط امر نہین کر سکا
انا بعدم وقوف و عدم رویتہ ظاہر کیا نہ انکار و استناد باقاعدہ ... معاذ اللہ مثل منکر ہمارے کہ ...
آخر ہی اس دورہ کا کہ صاحب ذوق سلیم صاف امر اظہار کرکے عدم وقوف و عدم رویت سے پا سکتا ہے کہ واقع مین اصل
سند ہو مگر نہین ... ہوا بلکہ منصف غیر متعصف ... ہیر یا جو مین صفحہ ... رسالہ منکرہ کی دیکھیگا تو دیانت دار

من الخصائص والفضائل۔ انہیں آثار و مزارات پر روایات متعددہ ہیں رزین صاحب صحاح اور ابن سبع و
نیشاپوری وغیرہم مصرح ہیں اور علاوہ انکے لکھتے ہیں کہ تفصیل موجب تطویل ہے چوبیسویں محقق کامل محمد
بن محمد شیخ محمد الحاجی حنفی تلمیذ امام ابو محمد جلال اللقانی البخاری کتاب ریاض الناصحین میں لکھتے ہیں معجزہ ششم
آن بود ہر سنگ کہ رسول قدم مبارک خود بر آن نہادے آن سنگ در زیر قدم خود شان نرم شدے چنانکہ صدیق
روایت میکند کہ در شب تاریک نشان قدم مبارک رسول در سنگہا دیدم کہ ظاہر شدہ بود ہمچنانکہ کسی روی گل رود
گفتم یا رسول اللہ کافران نشان قدم تو خواہند دید بر ما ظفر خواہند یافت فرمود یا ابا بکر برو آنرا محو کن برفتم و آنرا دور کردم
قدم از سنگ رفت بقدرت حق تعالے پچیسویں کتاب مذکور میں ہی چہارم آن بود کہ جہودے نزدیک رسول اللہ آمد
و سنگ در دست داشت گفت یا محمد این سنگ بستہ از سنگہای دیگر رسول آنرا بدست گرفت در وے ہمچو موم
شد یہود این معجزہ دید در حال مسلمان شد انتہی اور چھبیسویں مولد ابن الجوزی میں ہے ومن ایاتہ البینات
ومعجزاتہ الباہرات انشقاق القمر وکلام الحجر وحنین الجذع وسلام الغزالہ وکان اذا مشی لا یری ظلہ
ولا یوثر فی الرمل نعلہ ولان الصخر تحت اقدامہ ستائیسویں انسان العیون میں ہے برہان الدین محدث
لکھتے ہیں وذکر جلال الدین السیوطی انہ لم اقف لذلک ای تاثیر قدمیہ علی اصل ولا سند ولا رایت من
خرج فی کتب الحدیث فقال مثل ذلک فیما اشتہر علی الالسنۃ ان مرفقہ اثر فیہ لما الصقت بالحایط غاصت
فی الحجر فاثر فیہ ویسمی ذلک المحل بمکۃ بزقاق المرفق ومن العجب ان الجلال السیوطی مع قولہ المذکور قال فی خصایص
الصغری ولا وطی فی صخر الا واثر فیہ ہذا کلامہ ولعلہ ظہر لہ صحۃ ذلک بعد انکارہ تنبیہ بڑا دہوکا جو منکر کو
ہوا سو وہ یہ قول صاحب سیرۃ شامی ہے چنانچہ آپ رد صاحب سیرۃ شامی کو متاخر اور بڑا معتبر کر کے لکھتے ہیں
جو سیرۃ شامی کی عبارت ضروری الجواب اسکی یہ ہے قد اکثر کثیر من المداح ان النبی صلعم کان اذا مشی علی الصخر غاصت قدماہ فیہ
ولا وجود لذلک فی کتب الحدیث البتۃ وقد انکرہ الامام برہان الدین الناجی الدمشقی وجزم بعدم ورودہ والشیخ فی
فتاواہ فقال انہ لم یقف لہ علی اصل ولا سند ولا رای من خرجہ فی شیء من کتب الحدیث نا بیک باطلاع الشیخ وقد رایت الکتب التی ذکرہا بعد
کا انکار نا اسکا مقتضی ہے

انکی ناسمجھی ہے خصائص صغری میں کہ تصنیف جلال الدین سیوطی ہے مگر حال یہ ہوا کہ شان نبوی کا ایسی کلام اسکا اور تحقیق ظاہر ہوا سطے

نہ دیکھا ہی دیا تو کیا عجب اب اگر اس حالت پر ہی نہ سمجھیں تو پڑھن بہتر اسی سمجھیں ولنعم ما قیل تسمہ

شمس وان لم یرہ الضریر و للہ در الشیخ سعدی الشیرازی گر نہ بیند بروز شپرہ چشم چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

بلکہ تعجب یہ ہی کہ ہمارے منکر صاحب در عمر بھر میں کسی ایک معجزہ کی بھی تحریر تو معلوم نہیں قلم بکر اتوا انکار پر ادھار

خوش طالعی کہ وجوہات و براہین نفی و انکار پر استبداد و اصرار ہی حتی کہ خاص یہی پر رسالہ لکھن کہ تصنیف

مقام عبرت ہی حفظنا اللہ من وساوس الشیطان الرجیم وہدی اللہ المنکر الا ہم ۳۸ اڑتیسویں

کشف الاسرار من امام ابراہیم نخعی تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم لکھتی ہیں والصحیح ان مقام ابراہیم ہو

الحجر الذی قام علیہ ابراہیم عند بناء البیت وفیہ ظہر اثر قدمیہ کما ظہر لنبینا اثر قدمیہ فی شعاب مکہ انتہی

۳۹ انتالیسویں بعینہا مثل ہمارے قوم تصدی تفسیر عکرمہ میں بھی ہی کہ اب تکرار تحریر عبارت محض زاید بجز

طوالت ہی من شاء فلینظر الیہا ۴۰ چالیسویں تفسیر مکنون ابو الشجاع البلخی المالکی من دل آیہ و اتخذوا من مقام

ابراہیم مصلی میں ہی کہ نہایت تفسیر جلیل القدر و معتبر ہی بعد تفصیل و تصریح مقام ابراہیم اور حال کثیری ہوئی

حضرت ابراہیم کی او سیہ لکھا ہی ظہر اثر قدمہ فیہ کما ظہر فی الحجر فہذہ معجزۃ ظاہرۃ اتی بہا الخلیل علیہ السلام لعنایۃ اللہ

تعالیٰ وحسن توفیقہ ولا طاقۃ لاحد من البشر ان یاتی علیہا الا من اختصہ اللہ تعالیٰ بالنبوۃ واما ما اتی بہ حبیبہ محمد

صلعم فہو ابلغ واعلی منہ لانہ ظہر اثر قدمی الخلیل ابراہیم علی الحجر مرۃ واحدۃ عادیا عن النعل وقد ظہر اثر قدمی حبیبہ

علیہ مرۃ بعد اخری مع النعل وغیر النعل بل اثر عادہ بنعلہ ایضا فکما اثر قدمی خلیلہ تعالیٰ علی الحجر لم یمح ولم یضمحل

من ایدی الکفار فکذا اثر قدمہ حین رکب البراق لیلۃ المعراج واما ید الفاضل العلامۃ الشیخ محمد الہادی صاحب

جامع المعجزات والدیلمی حدیثا مروا عن ابی بکر الصدیق حدیث محو اثر القدم لیلۃ الغار فہو لا یدل علی ذہاب اثر

قدمیہ الشریفۃ عن موضع آخر کما وہم بعض الجہلاء من لم ... دین لان معجزۃ نبینا لا تنقطع علی ما فی الشفاء للقاضی

العیاض وآیاتہ لا تضمحل بل تستمر علی ما فی البیضاوی ومعجزات الرسل الماضیۃ انقرضت بانقراضہم وعدمت بعدم ذواتہم

قال صاحب الشفاء والی ہذا اشار بقولہ فیما حدثنا القاضی الشہید ابو علی قال حدثنا ابو ذر حدثنا ابو محمد وابو اسحق وابو الہیثم

من عبد الرحمن بن جبیر ... کتاب سعد عکرمہ تقول طلب العلم ... ابن عباس فی الدار ...

اور یہ شعار ہی مطر بہا زیادہ تحقق ہوے الغرض یہ کمال احتیاط تہا شیخ کا کہ جب تک ثبوت معجزہ بسند نہ پایا
مسطور لکہا مگر اس وقت لیکن جب تو زہن سے صاحب صحاح وغیرہ کی سند پر وقوف پایا اور اپنی آنکہہ سے کتب صحاح میں دیکہہ
لیا تب خصایص صغریٰ انموذج اللبیب التصنیف کی اور اسکی شرح میں لکہدیا کہ جو حدیث و آثار میں آمین لکہتا ہوں
باسناد صحیح ہیں اور اس معجزہ کو بہی بسند زہن درج کیا چنانچہ پانچوں اور چہ سیوں روایتوں میں بعینہا نقل
ہی بلکہ علی بن برہان الدین اور صاحب فتح المتعال و نو محقق بعد تعجب انکار شیخ فی الفتاوی اور تصریح ثبوت فی الخصایص
ہی تصریح کرتی ہیں کہ فتاویٰ اول اور خصایص صغریٰ بعد کی ہی یعنی شیخ نے قول اول بعد وقوف سند رجوع کی چنانچہ
جمیع ائمہ اربعہ کا بہی طریقہ حسنہ جاری ہی کما لا یخفی علی ما ہر کتب الفقہیہ فی الہدایۃ قال ومن باع ما لم یرہ فلا خیار له
وکان ابو حنیفہ یقول اولا له الخیار اعتبارا بخیار العیب وخیار الشرط وقس علی ہذا صدہا مسایل ہیں کہ ائمہ اربعہ
وغیرہم بر دو وقوف روایۃ احادیث و روایات کی رجوع ہوے قول اول سے اسیطرح حال جلال الدین سیوطی کا ہی کہ
ادبیہ کمال دیانت و امانت اور احتیاط شعار ہی ان ابرار کی کہ مثل ارباب ہاتھ پاس سخن پرورے نفس کو دخل نہیں دیتے
تہی جب تو وقت کسی حدیث و اثر مخالف اپنی فتوے کے وقوف پایا فورا رجوع خدا اسبا بدایت دیمار منکر صاحب بہادر کو
بہی کہ وہ بہی رجوع کرتے بالفرض و التقدیر اگر وہ ہٹ دہانی داریں اور حسب عدم وقوف اسناد روایات
منکر ہیں تو اب تو ان روایات و سند و سیرتی اوہنہیں واقف کر دیا جاتا کہ مثل جلال الدین سیوطی وغیرہ محتاطین
سیاہ اتباع سید نا وامامنا امام اعظم صاحب وغیرہ ائمہ اربعہ رجوع کرتے قول سابق سے تنبیہہ ہم ایک اور تقریر سے
اونہیں سمجہاتے ہیں غور کریں صاحب سیرت شامی ایک کتاب جلیل و طویل کے تالیف میں مشغول تہے صد طرف اسکا
خیال نہ تہا بہتیری معجزات اوسمیں لکہی اگر ایک معجزہ کی سند نہ دستیاب ہوئی نظر پڑی تو کونسی تعجب کی بات ہے
منکر صاحب خود اپنی تصنیف دیکہیں اپنی دل میں سمہ ہولیں کہ بہتیرا سوا اہدیث و قایع جو زوغیرہا میں دیکہہ چکا
ہونگی جب بتصریح نام پر ایک رقم فرماتے ہوئے کہ انہیں بہی نہیں ہے حال آنکہ ہمنے سیاہ بتایا ت موجبہ صاحب سوا وغیرہ
نقل ہے اونہیں ثبت کر دیا تو جسطرح انکو باوجود وجود نہ دکہلا دیا اسیطرح صاحب سیرت شامی کو بہی

سوای قصیدہ ہمزیہ خصایص میں لکھتی ہیں وکان اذا یمشی علی الرمل لا یری اثرہ لکن یوثر قدمہ فی الصخر

انتہی چھتیسواں معجزہ حافظ امام احمد بن محمد مقری فتح المتعال میں فرماتے شیخ جلال الدین سیوطی

سے لکھتی ہیں کہ کسی شخص نے سوال کیا شیخ سے کہ رملہ ذکرہ الثعلبی والطرطوسی فی تفسیرہما ان النبی لما حفر

الخندق وظہرت الصخرۃ وعجزت الصحابۃ عن کسرہا نزل الی الخندق وضربہا ثلاث ضربات وانہا لانت

لہ وتفتتت صحیح ذلک ام ضعیف تو جواب دیا شیخ نے کہ اما حدیث الصخرۃ التی ظہرت فی الخندق وعجزت الصحابۃ

عن کسرہا وضربہا ثلث ضربات فکسرہا فانہ صحیح ورد من طرق بالفاظ متعددۃ فاخرجہ البیہقی وابو نعیم معا

دلائل النبوۃ من حدیث عمرو بن عوف المزنی ومن حدیث سلمان الفارسی ومن حدیث براء بن عازب واصلہ

فی الصحیح من حدیث جابر قال انا یوم خندق الحدیث انتہی سینتالیسواں معجزہ ابو عصمہ کہ معتبر ہے تمسک علیہ صاحب

بیت پیچ نوادر القصص کے لکھتے ہیں چالیسواں با بعین معجزہ دوازدہم مرد از عکرمہ گفت کہ بود رسول خدا [illegible]

کہ [illegible] بر سنگ نرم می شد آن سنگ تحت قدم و ہمچنانکہ حدید در دست داؤد [illegible] انتالیسواں ابوبکر

احمد بن محمد بن العباس البلخی محدث تفسیر عیان فی معانی القرآن میں تحت قولہ تعالیٰ فیہ آیات بینات مقام

ابراہیم لکھتی ہیں وقولہ تعالیٰ فیہ ای فی البیت بینات ای علامات واضحات مقام ابراہیم الحجر الصلب ظہر

فیہ اثر القدم الذی قام علیہ ابراہیم عند بنا البیت او عند غسل امرأۃ اسمعیل رأس ابراہیم او حین نادی الناس بالحج

وان توہم الواہم ان الحجر الصلب صار تحت قدمی ابراہیم لینا کالعجین والطین فما وجہ افضلیۃ محمد صلعم ان افضلیتہ

علی جمیع النبیین والمرسلین بل علی تمام المخلوقات ثابتۃ بالاتفاق قلت ان تلین الحجارۃ تحت قدم نبینا

بل تحت ذرعہ وساعدہ ایضا ثابت بالدلایل الباہرات والحجج القاہرات کما نبہ بذلک الکملاء فی

تصانیفہم مثل امام ابی سلیمان احمد بن محمد بن ابراہیم الخطابی ومحمد بن المکی واسحاق بن ابراہیم کذا صرح معاذ

بن صالح عن سعید بن سوید فی اعجاز النبوۃ فثبت افضلیتہ بہذا الوجہ ایضا وبہذا ظہر بطلان قول

من قال ان فی اسناد تلک المعجزۃ الشریفۃ اسنادا ضعیفا خلاصہ معنی یہ کہ بیچ ادنی خانہ کعبہ کے نشانیاں واضح

قالوا حدثنا الفربری قال حدثنا البخاری قال حدثنا عبد العزیز بن عبد اللہ قال حدثنا اللیث عن سعید

عن ابیہ عن ابی ہریرۃ عن النبی ما من الانبیاء نبی الا اعطی من الآیات ما مثلہ آمن علیہ البشر الحدیث یعنی ظاہر ہوا اثر
دونوں قدموں ابراہیم کا سنگ مقام ابراہیم پر گویا کہ خمیر میں ظاہر ہوا پس معجزہ ظاہر ہے کہ لا خلیل بعناب ربہ جلیل اور
حسن توفیق اسکی اور نہیں طاقت واسطے کسی بشر کے کہ لاوے وہ معجزہ مگر وہ شخص کہ خاص کی اسکی اللہ تعالی نے ساتھ نبوۃ کی لیکن وہ جو
لائی محمد حبیب خدا کی پس معجزہ اعظم و اعلی ہے معجزہ ابراہیم سے کیونکہ بیشک ظاہر ہوا نشان دونوں قدموں ابراہیم خلیل کا پتھر پر گرم
ایک مرتبہ درحالیکہ وہ ننگی پاؤں تھے اور تحقیق ظاہر ہوا نشان دونوں قدموں حبیب خدا کا متعدد دفعہ باپوش اور بغیر پاپوش
کے بلکہ نشان کیا قدم نے انکی پتھر کے بھی پس حجر کی نشان کیا دونوں قدموں خلیل نے پتھر پر تو نہ مٹا اور مضمحل ہوا لکھا ہے [illegible] واسطے
نشان قدموں حبیب خدا کا نہیں مٹا اور نہیں مضمحل ہوگا چنانچہ دیکھا میں نے پتھر بیت المقدس کا پس ہیچ اوسکی نشان قدم مبارک آنحضرت
نبی جسوقت کہ سوار ہو براق پر شب معراج کو اور ایسی ہر وہ جو روایت کیے فاضل علامہ شیخ محمد ہادی صاحب جامع المعجزات دہلی اور
نے حدیث روایت کی ابی بکر صدیق سے حدیث بجواز قدم لیلۃ الغار کی پس وہ نہیں دلالت کرتی اوپر جانے قدموں شریف کے
دوسرے ہکہ سی عجیب وہم کیا ہے بعض جہلا مردودین نے کیونکہ معجزہ ہمارے پیغمبر خدا کا نہیں منقطع ہوا اور اوس خبر کے سہاکی
قاضی عیاض میں ہے اور نشان آنحضرت کی نہیں مضمحل ہوتی بلکہ مستمر ہیں یہی ہے بادیہ روس خبر کے کہ شفا دینے ہیں اور
معجزات پیغمبرن گذشتہ رفت و گذشت ہو گئی بسبب رفت و گذشت ہونے انکی اور معدوم ہو گئے بسبب معدوم ہونے ذات انکی
انکے کہا صاحب شفا نے کہ طرف اسکی اشارہ کیا آنحضرت نے ساتھ قول اپنی کی ہیچ اوس حدیث کی کہ روایت کی ہمارے
اسی قاضی شہید ابو علی نے کہا انسے کہ حدیث کی ہمسے ابو ذرنی کہا انسی حدیث کی ہم سے ابو محمد اور ابو اسحاق اور
ابو الہیثم نے کہا انہوں نے کہ حدیث کی فربری نے کہا انسے کہ حدیث کی ہم سے بخاری نے کہا انسے حدیث کی عبد العزیز بن عبد اللہ نے
کہا حدیث کی لیث نے سعید سے اور انسنے اپنی باپ سے اونسنے ابی ہریرہ سے انسنے رسول اللہ سے کہ فرمایا نہیں ہے کوئی نبی مگر دیا گیا
معجزات بہت سی اسقدر کہ مثل انکے کی ایمان لاسکی اوسپر بشر تا آخر حدیث الکنا لیسوین جامع الاثار
من بی کا تو اذا امسک بعادا [illegible] شاہ لان لہ وانقاد باذن اللہ تعالی بیا لیسوین بوصہ

وسط النہار روشن و آشکار کر دیا سماعو دیکھیے یہی روایت پہلی اور آٹھویں اور چوبیسویں اور
اکیسویں تک اور ستائیسویں سے اکتیسویں تک اور سینتیسویں اور رجال سیوطی اور یہ اخیر کی روایت مصر تفسیر عباس
کہ محتوی ہے کتنے شہادتوں تصانیف و تنبیہات کھلا دیئے کہ جنکا ملاحظہ سے کس کس نو تیقن سے وثوق و توثیق
سے اسناد ہو ہدایہ کہ دیکھو کا حوالجات شرح حاشیہ نخبہ و خلاصہ خدام سب ایگان و بیکار ظاہر ہوگیا اسیدی کہ
منکر بہادر تنبیہات سلف اور تنبیہات خلف سے متنبہ ہوویں اور بعد ملاحظہ اور غور تامل کے تمام اپنے توہمات
وسلوک صحت و عدم صحت اسناد وغیرہ بنسری مراتب کے نسبت اسی باب ول میں جواب حاصل کر سکتے ہیں نفیسہ
اتمام مضامین مصرحہ صدر کو منقوش خاطر رکھ کے منکر جو خیال کریں کہ وہ جو صفحہ رسالہ منکر و خدام میں
موضوعیت خبر معجزہ مرقومہ میں جناب عالی ایک مضمون اپنی دانست میں بہت معقول سمجھ کر رسالہ رابعہ عجالہ سے
درر عبارت شیخ ابن ہمام محقق نقل فرماتی ہیں محض بانگ بے محل ہے منصف طالب حق حاشیہ اسی دیکھی واضح ہے وہ
کچھ وجوہ مصرحات صدر سے سیما توضیحات صاحب مواہب الدنیہ سے کہ یہی روایت ہے اور تصریحا افضل المحدثین
ابوبکر احمد صاحب تفسیر عباس سے روات اخیر ہیں اس عجالہ کی بیفائدہ و بیکار بلکہ ہباء منثورا ہی لیکن ہم نظر مزید
صفر اشکلنی منکر اور تفہیم قرار واقعی خاص عام بوجوہات مفصل الذیل بھی مردود یہ اور اسکی واضح کرتے ہیں
ہیں اول تو قیاس کرنا منکر کا مضمون عجالہ کو نسبت حدیث لیلۃ الاسری اور لیلۃ الغار کے برلے سری کہ
قیاس مع الفارق اضحوکہ طفلان مکتب خوان ہی خدا را کوئی شخص ان مقاموں کو واقعہ مجمع عام کہہ سکتا ہے
کجا امر وقوعی مجمع عام کجا امر وقوعی لیلۃ الاسری و لیلۃ الغار جہاں ہمراہ حضرت سید ابرار کی سوا ذات
پاک پروردگار یا ملائکہ حفاظت کار یا صدیق یار غار کی دوسرے کا گذر نہیں تھا حتی کہ صدیق
دیکھا سو وہی راوی ہوا نکلے ہیں منکر صاحب جیسے مصدق متعدد وہاں کہاں سے لائی جاتی اور پھر ظاہر ہے
کہ اگر ایسے بزرگوار دیکھتے تو یہ کفار کے ہاتھوں رسول صاحب رسول کو چھٹکارا و ذلت سے کفار کی ستوا
ہوتا جیسا کچھ ظاہر ہے کہ موجب آسی لئے عمل میں آئی بلکہ حصہ صرف من عند اہل ایمان والایقان اس ایک

بس اہل یقین کا مقام ابراہیم ہی کہ وہ پتھر ہی سخت ظاہر ہوا اور سمیں نشان قدم کا اسکے
کہ گہری ہوا اور سبب پر ابراہیمؑ نزدیک بنا بیت کے یا نزدیک ڈالا نی بی بی اسمعیلؑ کے سر ابراہیمؑ کا باعث یکار ابراہیم
نی لوگونکو واسطے حج کی اور اگر وہم کری کوئی وہم کرنیوالا کہ پتھر سخت نرم ہوگیا نیچے قدمون ابراہیمؑ کے
مثل خمیر اور مٹی کے تو کیا وجہ ہی فضیلت محمدؐ ابراہیمؑ پر باوجودیکہ بیشک افضلیت آنحضرتؐ تمام انبیاء و رسل
پر بلکہ تمام مخلوقات پر باتفاق ثابت ہے کہتا ہوں میں کہ تحقیق نرم ہونا پتھر کا نیچے قدم ہمارے پیغمبرؐ کے بلکہ
نیچے دراع اور ساعد انکی بہی ثابت ہے ساتھ دلایل باہرہ اور حجتہای قاہرہ کی جیسا کہ ذکر کیا ہی ساتھ اسکے
کاملون یعنے علماء و محدثین کاملین نے انکی ذات کی اور منجملہ ہی یہہ مضمون انہی کے مثل امام ابی سلیمان احمد بن
محمد بن ابراہیم الخطابی اور محمد بن المکی اور اسحاق بن ابراہیم نی اسیطرح تصریح کی ہی معاویہ بن صالح نی
سعید بن مسیب سی یہہ اعجاز نبویؐ کے پس ثابت ہوا افضلیت آنحضرتؐ کی ساتھ اس حجہ کی بہی اور ساتھ اسکے
ظاہر ہوا بطلان قول اوس شخص کا جو کہی اسناد میں اس معجزہ شریفہ کی اسناد ضعیفہ ہیں ف اب
شکر ساور کو بعد ہذا الاہتمام ادب [illegible] اور سلام و تسلیم و نوشت التماس کی جناب عالی ہر چند نظر بر منشاء الکلام
خدام والا تبار و ملجاء اقرار علم و جواہر دالائہ من المواہب والفہ فاضل شبہات موجبہ انہیں دو شاہد حق
تھا [illegible] منسوب [illegible] شرعی انکار کی اور [illegible] تصریح و [illegible] کی خصوصاً و عموماً کہ [illegible] اہل وفا
صاحب شرم و حیا کی لیئے کافی اور وافی تہی لیکن ہمنی نظر بر [illegible] قرار دی اور [illegible] تمام جمیع مقام و اوہام
خدام کے بالصف [illegible] محال [illegible] کتب معتبرہ الوصول اخری سے بہی بجائز تطرق منشے نمونہ
خرد اظہار کرد با بعض احادیث مروی حضرت ابا بکر صدیقؓ و عمر بن عوف و براء بن عازب و سلمان فارسیؓ
و جابرؓ و عکرمہؓ و غیرہم صحابہ کبار و تابعینؒ [illegible] تابعین مدار حسن صحابہ بہی رفتار یاران چند و اور ثبوت
عموماً و خصوصاً بعض ولی نقش متواتر [illegible] کمالات اہل کتب صحاح و تفاسیر معتبرہ بصرہ التصدیق
مصرح ساتھ اسناد قویہ [illegible] علماء صحیح گواہی ای تمکا نیرہ اہل حدیث و تفاسیر کا التمس [illegible] وسط

بسبب عدم وثوق بعدم رویت اُسکی شیخ جلال الدین سیوطی کے تتبع تام اور ہی بن مکا بدل علمہ ہوا کہ ایک
باطلاع الشیخ الخ سو واضح ہو گیا مصداق صدر سے کہ شیخ نے بعد وثوق رویت اسناد صحیحہ صحاح کے جو قول اول
تو ہہات ظاہر ہی علت انکار صاحب سیر رفع ہو گئی اگر صاحب سیر خصائص صغریٰ الشیخ پر وثوق پاتا تو
وہ بھی مثل شیخ رجوع ظاہر کرتا لانہ قد ثبت فی محلہ ان المعلول یرتفع عند ارتفاع العلۃ تو رہ گیا منکر صرف
برہان الدین متفرد سو بھی انکار میں اور مثبتین جمع کثیر و جم غفیر مثل اہالی مجمع جمعہ معمرین رواۃ احادیث
و رواۃ صحاح و کمل فضلاء اب دیکھیں منکر جو اور مثبتین آدمی کہ منہ کون ہو سکتا ہی اور ترجیح کون
توفیق و تطبیق مضمون سند کہاں اور آماجگاہ تیر بازگشت کون اور کہاں اور کیونکر ہی اب
بغور و تامل ملاحظہ فرما دیں قول منقولہ شیخ ابن ہمام جو رقم فرمایا ہی کہ اذا انفرد واحد بخبر قد شارک
خلق کثیر مثبتین کے لئے مؤید ہے یا منکر بہادر کے لئے تنبیہ یہ بھی یاد رہی کہ عند اہل العلم والایقان
زیادہ تر باعث عدم تصریح اسامی ہر ایک قائل کا الطریق عنعنہ اور سبب عدم اظہار رفع الحدیث
الی محل قائلہ علی ما طابق تعریف الخلاصۃ و حاشیۃ شرح النخبۃ و غیرہا نسبت بعض متکلمین علی الخصاص
اس قسم کی معجزات کے بہت واضح اور لایح ہی کہ ازبسکہ امور خلوت اور جلوت من عموماً اور خصوصاً بطریق
خرق عادت واقع ہوتی تھیں تو خاص و عام ملاحظہ ایک زمان راوی ہوئے سو کثرت شہرت نی تخصیص و تعیین
رواۃ سی ہمیں مستغنی کر دیا کما بہ صدیہ قول صاحب المواہب ہی مشہور فقد کاد حدیثنا الخ و قول صاحب
الجلال قد اتبعہا المحدثون فی تصانیفہم من اتعاب و تکلم بعض الجہلۃ الاعور المتعاقل علی عدم سند
المعجزہ فہو من فرط جہلہ و عدم ممارسۃ الخ اور مؤید اسکی یہی تمام تصریحات مرقومہ تفاسیر مسطورۃ الصدر
وغیرہا اور یہی جامع ایسی امور میں مجمع علیہ اہل ایمان و ایقان ہے کما اشرنا الیہ تصریحات الشیخ ا
والامام احمد فی قبول الروایۃ الاحاد والاتعمن سو مشتر اجہت کہ انسان سند من اسکی کہ معجزات و
آیات فضائل میں ہی مشکل ہیں جو مسموعات مقدمہ صحیح مسلم اصمعی عن ابن سیرین قال لم یکونوا

سی بھی دو بار معجزہ الانۃ نمایاں ہی یعنے ایک مین نشانِ قدم ایک مین محو نشان کیونکہ محویت
بھی بی الانۃ ناممکن ہے اوثانی ابلغ و اعلی اول سی بھی یعنی حضرت ابراہیم سی بھی فائق اور بالا کیونکہ
وہان پس قدمِ ابراہیم یہان صرف بفرمانِ رسول کریم بھی نرم ہوا کہ جیسا تہا ویسا ہوگیا سبحان اللہ
ایسی مقام مین اگر کوئی شخص غیر بھی کیسا ہی مسلمان روایت کرتا تو اوسکی تکذیب بھی کوئی مسلمان نہین
روا رکہہ سکتا ہے چہ جائیکہ حضرت صدیق اکبر تنہا اوس جگہ ہمراہ سرور ہین اور وہی راوی کوئی پوچھے
منکر بہادر سی کہ میاں صاحب تصدیق مین اس فضیلۃ کی اس روایت کی کونسا محظور شرعی کونسے آیت یا حدیث
سی لازم آتا ہی جو نفی اسکی ضروری ہوئی اور تصدیق ممنوع اسکی سند بموجب اپنی مارخودہ کے حسب طریقہ محدثین ثابت کی
دیکہی ہو دوسرے انفرادِ راوی اور عدم روایت دیگران سوائے لیلۃ الغار والاسراء بھی یہان مفقود ہی
کیونکہ روایات قریب جم غفیر رواتِ مصرحاتِ التصدر ازروے کتب کثیرہ محولۂ احادیث و تفاسیر مثل
تفسیر درمکنون عمان و علامہ کشف الاسرار وغیرہا جماعت کثیرہ موجود اور کالشمس فی وسط النہار
روشن و آشکار ہین پہر قیاس کرنا مضمون عجالہ اور حوالہ مقولۂ ابن ہمام کا اس مقام پر قیاس اول من قاس
سی ہے گوئی سبقت لیجانی ہی منکر جیو کے عقل پر نہین معلوم کیا پردہ پڑگیا ہی خدا جانے نشہ اور نشہ
کو کسی مرض کا نام جانتی ہین یا کس صورت کس شکل کے چیز سمجہتے ہین بقول اہل ہند مار گہٹنا پہوٹی آنکھ
بندۂ خدا یہ نہین دیکہتا کہ کوئی دیکہی گا سنی گا تو کیا کہی گا یہان کونسی راوی منفرد نے کسی مجمع عام مثل
جماعت جمعہ وغیرہ کے روایت کی اور راوی دون نے اس مجمع مین کچہ روایت کی اور تکذیب کے ان منکر کو لازم
ہی کہ علاج کرین اپنی دماغ کا اور استشفاع بدرود و استغفار عمل مین لاوین تیسرے اگر کوئی صاحب
عقل و ادراک نظر براجماع گروہ کثیر متبعین مفسرین معجزہ مرقومہ غور دیکہی تو خود اس عبارت محولہ و مستندہ
منکرِ دوران نے بہی حکم تیر بازگشت پیدا کیا کیونکہ حسب عوہ منکر ہیرا مارتی تیغ صاحب انکار صاحب حسب شان
کا ہتا سو ہا ہر اور ناظر پر اوسکے تحریر اظہار انکار کے برو واضح ہے کہ بڑے علۃ انکار اسکے اور دعوی عدم جزم

فیہم اور مستحقر اور مستخف حضرت خیر البشر سابّ حضرت خیر البشر ہی کما صرح بہ فی حاشیۃ شرح الوقایۃ
حیث قال قد اجتمعت الامۃ علی ان استخفاف بنبینا وبای نبی کان من الانبیاء کفر الی آخر ما قال قال
صاحب الشفاء ان جمیع من عاب النبی والحق بہ نقصاً الی قولہ وحکمہ ان یقتل ولا تقبل توبتہ وہذا کلہ اجماع من العلماء
وائمۃ الفتوی من لدن الصحابۃ الی الآن ہلم جراً تو عند التحقیق والتطبیق صدق اس خبر لاثانی کی بخوبی حقیقتاً
ثابت ومتحقق اور قابل قبول قلب سلیم ہی اسکا انکار نہین کرسکتا کوئی مگر ایسا سالک صراط غیر مستقیم اور علاوہ اسکے
ایک دوسرے تقریر سے یون خیال کرنا چاہئے کہ معجزہ مرقومہ ایک شئ متنازعہ فیہ ہی مقر ومثبت مصدق اسکے
اور منکر مانع اور مکذب اور قرآن شریف مین پروردگار عالم حکم فرماتا ہی یا ایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول
واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شئ فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الآخر ذلک خیر
واحسن تاویلا سو اگر دعوی ایمان کا اور محبت خدا ورسول کا منکر کو ہی تو تعمیل کرین امر الہی کی یعنے رد کرین
اسکی طرف خدا ورسول صلعم کے تو تعمیل مین اسکی بجز ردّ طرف قرآن اور احادیث متواترہ صحیحہ اور نصوص علمای امت کی کوئی
چارہ اور علاج نہین سوا دیکھئے کہ فضیلت رسول صلعم مثل آیات تلک الرسل فضلنا بعضہم علی بعض اور کان فضل اللہ
علیک عظیما جمیع انبیا پر ظاہر وباہر اور احادیث متواترہ مثل ان اللہ فضل محمداً علی الانبیاء وغیرہ مصرحہ
کتب صحاح وشفا ومفسرہ الصدر مسلمہ واجماعی صحابہ وتابعین علما وکملاء فرق اسلامیہ بہی مصدق اور مؤید اسکے
چنانچہ بتصریحات مکرر بطریق متشتی نمونہ از خروارے ظاہر کردیا گیا کہ جتنی معجزات اگلی پیغمبرونکو دئی گئی وہ سب
پیغمبر خدا صلعم مین جمع ہوے اور یہ معجزہ بہذا بالاتفاق حتی حسب اقرار منکر بہی نسبت بحضرت ابراہیم ثابت اور متحقق تو حضرت
خیر بشر پر قرآن اور احادیث متواترہ صحاح گواہ ناطق ہمراہ یعنی انکی مطابق لفظ النسبۃ ہویدا تو اب تکذیب اسکی اور
جدال وشقاق ساتہہ قائلین اسکی درحقیقت تکذیب خدا ورسول اور جدال وشقاق با خدا ورسول صلعم اور خرق اجماع
خروج از اطاعت خدا ورسول صلعم اور باہر ہونا جماعت سے ہی تنبیہ دیگر کہ اگر کوئی بمصداق مخاطبین مضمون
افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض سب پیرون سے دست بردار ہوکر بلحاظ خدا ورسول صلعم نزاری الطاعت

سلف میں اونکی بھی پیمبران الٰہی متفرق الاحضرت ۲ ۴ ہوئی ہی کی تحقیق

یسئلون الخ محولہ منکر اس مقام میں بھی لالی محض و سطی اغوای عوام کالانعام کی وضع الشیٔ بل
علی غیر محلہ بل صدا ہی ہنگام نہیں کیونکہ وہاں مقصود نسبت بعقائد احکام ہی والمعجزات من اباب القصا
وقس علی ہذا اس قسم کی جتنے عبارات و حوالجات اور بابند ہیں ہو بابند ہی ہوئے منکر بہادر کے ہیں اور جتنا حصار
بی بنیاد دہوکہ بازیوں کا منکر بہادر نے باندہا ہی جن بلاحظہ مصرحات صدہا وہن من نسیج العنکبوت نکالا ان
اور منہدم ہیں اصلی نسبت پر ایک اس قسم کی اقوال پر وبال کے قول قول لا کی تردید بخیال تضییع اوقات
زاید و مستدرک ہی العقلاء تکفیہم الاشارۃ تنبیہ ہم ایک اور تقریر صاف و شفا منصوص سے فہمائش کردیتے
ہیں کہ اسپر بھی صدق و ایقان نہ لاوینگے تو بالکل از سر تا پا متاع دین و ایمان سے دست بردار ہو کر صفات
کبار خویش و بیگانہ ہونگی اور یہ ہم بطریق تنزل بفرض و تسلیم کہتے ہیں کہ نقل کفر کفر نباشد آپ روایت اس
خبر و اثر کو بالفرض کسی نامعتبر بلکہ کاذب فاسق فاجر کی تصور فرمالیں یعنی یہ خیال کرلیں کہ حضرت ابا بکر
صدیق رض اور پیغمبر خدا پر کسی فاسق نے جہوٹ بات بنالی تو بہی زیادہ بہتر نہیں کہ بموجب منصوص ہدایت مشحون آیہ
ان جاءکم فاسق بنبأ فتبینوا آپ کو تحقیق اسکی ضرور ہے مگر یاد رہے کہ نظر اوپر مضامین ظنوا المؤمنین خیرا اور
الکذوب قد یصدق بہی ضرور ہے اور یہی خیال اسکا رہے کہ اسمیں کوئی فائدہ دینیکا باحتمال ہوائے نفسانی کا یا ایقاع
بدعت و احداث و غیرہ بدعات متصور ہے لازم اور ضروری کما لایخفی علی الماہر الفطن بنقاد فن الحدیث تو تحقیق کرنا چاہیے
کہ اس خبر کی مصدق کون کون لوگ ہیں اور صدور اس قسم کے امور کا آنحضرت ع سے موافق یا مخالف کسی آیۃ قرآنی یا احادیث
متواترہ کا ہوتا ہے یا نہیں سو نظر بر مصرحات صدہا سیما نظر بتصریح مواہب شفا و غیرہما اور تصدیق رزین صاحب صحاح
و غیرہ صاحبان صحاح و کملا و فضلا محدثین ثقات مصرحہ بتصدیق تطبیق تو المطلق تکذیب اسکی یا استخفاف و استہزا
پیغمبر افضل الرسل اور خرق اجماع و تکذیب احادیث متواترہ منصوصی اجماعی منجر بکفر ہی کما ثبت فی المقدمۃ و ظہر
من الروایات المفسرۃ فی ہذا الباب اور علاوہ انکی پہر سوقت مواہب میں سوا منقولہ سابق جو درد عمدا
کیا لکہا جاتا ہی منکر جہوٹا ٹہیں کیونکر دیکہہ لیں مواہب میں صاف لکہا ہے فقد اجتمع فیہ ما کان متفرقا

باب دوم بیچ رد وساوس وشبہات منکر کی کہ اونمین زیادہ سابق سی بہی جعل و افترا
کو کام فرمایا ہی اور اون وساوس و افترا مین آپ منفرد ہین **قولہ** قول صاحب سیرت شامی را
موید ہست آنچہ مفسرین مانند قاضی بیضاوی و صاحب تفسیر کبیر و صاحب نیشاپوری و مدارک و حسینی و جواہر وغیرہ در تحت
آیہ کریمہ فیہ آیات بینات مقام ابراہیم نوشتہ اند کہ اثر قدم ابراہیم علی نبینا و علیہ الصلوۃ والسلام
بر سنگ و غوص آن دران و بقای اثر آن تا زمان دراز خاصہ ابراہیم است **اقول** بوجوہات عدیدہ
مخدوش و مردود ہے اول بہ اعتبار منکر یہ ہی کہ تفاسیر مرقومہ مین نسبت معجزہ نقش قدم لفظ خاصۃ
لابراہیم مرقوم ہی سو طالبان حق دیکھ لین کہ نسبت تفسیر بیضاوی و تفسیر حسینی و تفسیر جواہر سے اسمین
بہنا ہرگز ہرگز انمین یہ کلمہ بنا ہی نہین الحق کبرت کلمۃ تخرج من افواہہم ان یقولون الا کذبا ایسے
ہی ذی صفا نونکی لئی ہی ہم سنا کرتی تہی مصراع چہ دلاور است دزدی کہ بکف چراغ دارد لیکن کسی
مدعی علم و فضل کو خصوصا درباب انہدام فضایل افضل الرسل مصداق اسکا نہ دیکہا تہا سو
منکر ہذا نی مصداق بنکر آشکار کر دیا جسکا جی چاہی کتب مرقومہ موجود ہین دیکھ لے قریب تر ہم نقل عبارت
ہر ایک سی تحت مقام محولہ کی بہی نظر بر اظہار صدق و کذب کی لکھدیتی ہین بلکہ کلمہ مرقومہ بنا ہی انمین
تفاسیر مرقومہ اپنی تفسیر ونمین کہ سہو است اصلا اور نقلا یہ مقام مشمول نظر خاکسار ہی ہرگز نہین آگے تفصیل
حاشیہ پر لکہی جاتی ہی بلکہ کتنے تفسیرونمین تفاسیر مرقومہ مین سے بکمال توثیق و توضیح ثبوت معجزہ مرقومہ
خاص نسبت باجناب ختمی مآب بتفصیل و تصریح موجود ہے جا ذکر خاصۃ لابراہیم چنانچہ تفصیل اوسکا
مین بیچ باب اول کے بحوالہ ہر ایک تفسیر کے ہر ایک عبارت نقل کی گئی ہی فلینظر ولیتذکر دوسرے تفسیر
کبیر و نیشاپوری و مدارک مین جو خاصۃ لابراہیم مرقوم ہے تو اونمین بہی معجزہ نقش قدم ابراہیم مقید بغوص
الی الکعبین ہے کہ منکر اوسی لفظ سے جان بچا گیا نہ مطلق غوص اثر قدم اہل دیانت و امانت پر واضح
رہے کہ علاوہ بر مفتریات مرقومہ یہ خیانت بالاتر ہے کہ نیز ایک عبارت عربی جو نام بنام نیشاپوری

ادلی الامر ما فی الضمیر آپ نے رکھے ہوں تو یاد رہے کہ در حقیقت محفل اہل تحقیق میں ہر طرح حسنی خیر الدنیا
والآخرۃ ہوگا کیونکہ عند المحققین سنت جماعت ادلی الامر خلفاے راشدین ہیں اور ولی السلطان بادشاہ اور علماے کرام
الذین یفتون فی الاحکام الشرعیہ ویعلمون الناس دینہم کما اشار الیہ وصرح بہ امام المفسرین فخر الدین الرازی و الثعلبی
وغیرہما عن ابن عباس وقول الحسن ومجاہد والضحاک خلافاً للشیعہ فان المراد عندہم الائمۃ المعصومون
علماے راشدین ہیں نوع خاص حدیث مروی ہے حضرت خلیفہ اول سید خلفاے راشدین رضی اور اور صحابہ و تابعین و تبع تابعین
اور جم غفیر علماے محققین اہل دین کے مرویات و اقوال متکاثرہ و اجماعی ظاہر باہر ہیں دیکھ لیجئے اور یہ جا ادلی الامر
یہ ظاہر ہے کہ بعد حضرت اور خلفاے راشدین کے سلاطین مدار الاہل الاسلام من اہل السنۃ والجماعۃ ادلی الامر
گنی جاتی ہیں کہ مروج دین مبین صاحب عدل و داد ہیں مثلاً سلطان روم و سلطان ہند کہ بجان
و دل مصدق اور مستفیض اور مستفید ہے برکات اثر قدم رسول مقبول صلعم سے کما نقل عن فتح المتعال انہ قال
الحافظ [illegible] المصری صاحب فتح المتعال رایت بمصر المحروسۃ تبر السلطان ابی النصر قایتبائی
حجراً فیہ اثر القدم النبویۃ والناس یزورونہ ویقدرونہ [illegible] برکات الخ اور یہ طبقات حسابیہ کے کتب معتبرہ
تواریخ سے بھی ذکر عمارات سلطان فیروز شاہ میں موجود ہے کہ از انجملہ مدرسہ فتح خان است کہ حالا آنرا قدم شریف خطیرہ
فتح خان جو [illegible] ابن فتح خان پسر اخت و ارشد سلطان مذکور بود گویند پیش از سلطان فیروز شاہ فوت کرد قبرش ہمان
مدرسہ است و بالاے قبر وی نقش قدم معظم آن سرور است کہ از مدت مدید وعہد بعید زیارتگاہ خلائق است و سلاطین
ہند قرن بعد قرن بخدمت لنگر آن مقام متبرک قیام نمودہ آمدہ انتہی موضع الحاجۃ حتی کہ آج تک میگاہ سلطان با ایمان
حضرت محمد ابو ظفر بہادر شاہ خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ خلفاً عن سلف طریقہ نیاز و تبرک مرعی ہے یہ نہیں معلوم کہ کوئی منکر
سبب تا [illegible] رہ گیا ما فی الضمیر سو اور مقصود کہہ سکتا ہے اب اگر سمجھ سکے تو سمجھ لے اور اپنے مجبوری کی قسمت نصیب
لیکن اپنی عبودیت سے التماس ہے قبول فرما دیں کہ ایسا ہی نکالا جائے گیر قلب نکرے تو تبدیل نام اسلامی تو کا
فرما دیں تا کہ اہل ایمان عوام ہی تو سلاک [illegible] سے محفوظ رہیں وما علینا الا البلاغ واللہ یہدی من یشاء

[illegible]

چندین سال باوجود کثرتِ اعادی از اہل عناد وجدال الخ اور صاحب تفسیر حسینی کی عبارت

یہہ ہی فیہ در اینجا نہ با احترام آیات بینات نشانہا روشن است یکی از آنہا مقام ابراہیم و آن سنگی است

کہ اثر قدم خلیل الرحمان ع بر آن بود و آن یک آیۃ است بلکہ چہار آیۃ اول اثر آن سنگ از قدم ابراہیم

دوم غوص قدم آنحضرت ع در و تا کعبین سیوم بقائی آن قم مدت متمادی چہارم محفوظ ماندن آن سنگ

باوجود کثرتِ اعادی و آیت دیگری من دخلہ ہر کہ در آید در اینجا نہ کان آمنا باشد ایمن از قتل و عقوبت

یعنی گناہگار کہ پناہ بخانہ آوردہ است دست تعرض از وی کوتاہ است تا مادام کہ در خانہ باشد انتہی

الحاجۃ تو آب بصد ادب منکر ہیا در کو یہ عبارات تفاسیر بحولہ الا انکار دکہلا کے کوئی پوچہی کہ حضرت سلامت

کلمہ خاصۃ لا براہیم فرمائی کہ انہیں کہا ہی غرض یہ اوچ صاحب تیسیر شامی کو بہی نہیں سوجہی یہ سکتا ہے

بنام نامی منکر ہیا در ہی قتسام ازل فی لکہی تہی کہ ایسین حضرت ہی منفرد ہین وہ صرف لسبب عدم روت تتبع

و وقوفِ سند اپنی اور اپنی شیخ کے تازمان تحریر تیسیر مرقومہ منکر ہوا تہا یہ جرأت عظیمہ تاثیر اسی دو رکے ہی کہ

ان منکر ہیا در نے اصلاح خدا و پیرا دردح تیسیر مذکور پیرشتہ نہ اندیشہ کیا اور مورات دینی مین جعل کو

کام فرمایا ہے نعوذ باللہ من سواس الشیطان الرجیم چوتہی وہ جو مدارک او تفسیر کبیر سہو کا عوام بیچارہ

پہکانیکو دیا ہی او حاصل اسکا حسب خواہش اپنی بزعم دیانت امانت تحت مین لکہا ہی محض دہوکہ بازی اور

غلط اندازی ہی عبث تکیب مینہی جنہای مضمون لا تلبسوا الحق بالباطل الایۃ اللہ تعالی بناہ مین رکہی فویل

لہم مما کتبت ایدیہم وویل لہم مما یکسبون افسوس بلکہ صد ہزار افسوس عبارت محولہ تفسیر کبیر و مدارک جو دربارہ

منکر سے حاشیہ پر لکہی جاتی ہی اور تحت مین اسکے ترجمہ اور تلبیس حق بباطل اور تدلیس و افترا و دروغ اسکی

سو تہوڑا پڑہا لکہا آدمی طالب علم بہی خیال کر سکتا ہی کہ عبارات محولہ مین ہی خاصۃ لا براہیم صرف الا نہ یاھیم

نقش قدم نہہا نہیں کسیطرف آسکی علاقہ نہیں رکہتا او پر فردکی لئی خاصہ مرقومہ مقید نہیں بلکہ مجموعہ

اثر القدم فی الصخرۃ او غوص الی الکعبین او الانۃ حجر ثبت سنگ مقام دون بعض او ابقاۂ دون

اور عوام کے بہکانیکو بجواله تفسیر بیضاوی لکھدی ہی محض افترا ہی صاحب بیضاوی پر العظمۃ لله

کیا جرات عظیمہ ہے ای بہائیو مسلمانو پناہ مانگو خدا سے یہ مقام کمال خوف و عبرت کا ہے جب عیان علم کا

یہ حال ہی تو جہلا بیچارو نکا کیا ٹہکانا جیسے مقدمات منازع دنیا وی مین عوام فریقین شواہد و اسناد

مجعولہ برے کار لاتی ہین وہی حال ان نیک بخت نی کر دکہایا یہ خیال نہ آیا کہ کوئی پڑہا لکہا تطبیق

مقابلہ کو کام فرمائیگا تو کیا قلعی اور ملمع کاری کہلے گی تفسیر بیضاوی ابہی بہت شہر مین موجود ہے

ہر شخص تحت مقام مجعولہ منکر دیکہہ سکتا ہی حقیر نظر بر توضیح و بسط ملاحظہ ہر صغیر و کبیر کے عبارت مشغولہ

منکر حاشیہ پر لکہدیتا ہی اور اصل عبارت کتاب سے خود نقل کر دیتا ہی تا کہ صدق و کذب سب پر ہویدا

مفتریات ہو جاوے اصل منقولہ صاحب بیضاوی تحت مقام ابراہیم یہ ہے مبتدا محذوف خبره ای منہا مقام

ابراہیم او بدل من آیات بدل البعض من الکل وقیل عطف بیان علی ان المراد بالآیات اثر القدم

فی الصخرة الصماء وغوصہا فیہا الی الکعبین وتخصیصہا بہذه الالانة من بین الصخار و ابقاءه

دون سائر الآثار من الانبیاء وحفظہ مع کثرة اعدائہ الوف سنۃ اور عبارت تفسیر حسینی

کی بہی بعینہا یہ نقل ہوتی ہی فیہ در اینجانہ ایات بینات نشانہا روشن است وبعضی گویند

فیہ یعنی در حرم کتابہ بغیر مذکور است و استدلال کرده اند بآنکہ یکی از آیات آن است کہ می گوید مقام

ابراہیم وآن در خانہ کہ در حرم است ای عزیز مقام ابراہیم بدل است از آیات بدل البعض از کل

واگر عطف بیان دارند ہمہ راست می آید چہ مقام ابراہیم نہ یک آیہ بلکہ پنج آیت است اول اثر قدم

خلیل در آن صخرۂ صما کہ سنگ تراشان بادوات الماس اندک نقش بر آن نمی توانند کرد

دوم غوص کردن قدم آنحضرت تا کعبین در آن بی آنکہ خللی بقدم مبارک وی رسیده باشد

سیوم متاثر شدن این از میان صخره و آن جز بحکمت الہی ربانی نبود و چہارم

باقی ماندن رقم آن قدم بر صفحات ایام دون سائر آیات الانبیا پنجم محفوظ بودن آن سنگ

اوس قدم کا پیچ اوس پتہر کے کعبین تک اور خاص ہونا اوس پتہر کا ساتہ اس الانت کے درمیان پتہروں

موارد و اطلاقات خاصہ ہو کا نہیں کہا سکتا بلکہ منکر نے بحث اپنی دہکی ہی علمیت دوانائی کو بٹہ لگوایا اور عدم وقفیت علوم و فنون سے ظاہر کے ظاہرا ایام طالب علمی میں تو معنے خاصہ کے علم منطق میں پڑہے ہوتے ما یوجد فی شی ولا یوجد فی غیرہ یا ما یختص بشی ولا یوجد فی غیرہ یاد فرمالئے وجدانِ عاسی جدا نہیں ہونے پر جاوے بطریق حق اللہ پاک ذات اللہ جارہ میں اجتک یہہ نہیں خیال کہ خاصہ کی قسم پر مستعمل ہوتا ہے شاملہ کیا ہے غیر شاملہ کیا ہے اہل ادب کس محل پر کس مقام پر اطلاق کرتی مرجح حقیقی کسکو کہتے ہیں اضافی کسکو کہتی اگر مضامین ومصرحات شرح جامی وشرح تہذیب و شافیہ و فصول اکبری وغیرہا بہی حافظہ عالیہ میں ہوتے تو ایسی ہوکی مین نہ پڑتی جناب فضیلتمآب کو یہہ نہیں معلوم کہ تعدیہ و تصیر خاصہ للافعال اور یہی خاصہ للتفعیل کتب صرف میں موجود ہے وہاں حضرت ایسی باتوں کی نظر ہو گی اور قول صاحب تہذیب لا یخفی ان الاحد الطبیق میں مصرحات شراح و محشین باایں ہمہ دعوی تحقیق نظر عالی سے نہیں گذری اگر گذرتی یا حافظہ عالیہ میں ہوتے تو حصر لفظ خاصہ یا دونوں پر الانبیاء پر انحصار مفردہ ضہ انہم العالی تجویز نفرماتی اور قطع نظر اسکی باایں ہمہ دعوے فضل و علم یہہ بہی نہیں دیکہا کہ خاصہ کے معنے لغت میں کیا ہیں فی القاموس خصہ ای فضلہ فافہم وتدبر ماہر فطن اس کلام کے انجاز نظام کی کیفیت اوٹہا سکتا ہے وہذا الفضل لمن خصہ اللہ تعالی باقرار معجزات نبیہ فضل المرسلین قال اللہ تبارک وتعالی ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء تعجب ہے منکر بہادر کو پہلے یہہ بہی خبر ہے کہ مقام ابراہیم کو آیات کثیرہ قرار دینا جسمیں کہ بحسب ظاہر بعض جگہ لفظ خاصہ نہیں دیکہنا ہے نصب ہوا خود جامع آیات بلکہ قول بعض ضعیف ہے حتی کہ بعض قرات میں فیہ آیۃ بینۃ ہے چنانچہ تفسیر کبیر میں ابن عباس اور مجاہد وغیرہ سے اور تفسیر منثور میں ابن انباری ہے اور سعید بن منصور ابن عباس سے روایت کرتا ہے کہ انہ کان یقرء فیہ آیۃ بینۃ مقام ابراہیم چنانچہ صاحب بیضاوی بہی تعبیر مقام بآیات کثیرہ قبیل کرکے یعنی ضعیف ذکر کی گئے ہیں و عقل فطن پر سب مفسرین کے بیان سے یہی بات ظاہر ہے لیکن باایں ہمہ عقل کامل اور ذہن سلیم

سائر آیات الانبیاء بالمجموع خاصہ ابراہیم ہی نہ فردا فردا علاحدہ علاحدہ مقصود ہیں اور یہ
کیفیت اسکی ہر طالب علم ایسا جو ہجی خوان تک پر ہویدا ہی اور یہ ہماری امانت داری منکر تو بیانی تحتانی بہی
ہر مرد متدین خیال کرسکتا ہی کہ باوصف تصریح آیات اربعہ مرقومہ عبارت کبیر و مدارک پہر بہی انکی یہہ
مردجرات لکہتا ہی کہ پس از تفاسیر واضح گشت کہ اثر قدم بر سنگ و بقاء آن تا مدت طویل از معجزہ مختصہ ابراہیم است
اور علاوہ اسکے بقول ایک الکذوب لا حافظ لہ خود یہہ تحریر مخالف ہی اپنی تحریر سابق سے کہ خود لکہہ آئی ہیں کہ
اثر قدم ابراہیم بر سنگ و غوص آن دران و بقاء اثر آن تا زمان ما از خاصہ ابراہیم است اور حوالہ دی ہی ہیں
تفاسیر مرقومہ کا کما اشرنا و نقلنا و نبہنا غرض ایک طرح کا تناقض و تہافت نہیں بحمد اللہ ہیں کہ کوئی
احصا و شمار کری فاعتبروا یا اولی الابصار بالجملہ وجوہ کلمہ خاصۃ لابراہیم کبیر و مدارک میں بہی بوجوہات
عدیدہ مفید مطلوب منکر نہیں کیونکہ بالمجموع ان تمام امور کو خاصۃ لابراہیم لکہتے ہیں اور خاصۂ مجموعی
واسطے اثر قدم کسی نبی کی کسی نوع بر سنگ پر منافی نہیں چہ جائیکہ نسبت بافضل انبیا خاتم المرسلین کے جنکے
لئے مصرحات مواہب و شفا اور روایات مشکاۃ مرقومہ باب اول سے کسطرح ثبوت معجزہ مرقومہ ثابت و
متحقق ہی کہ خود صاحب تفسیر کبیر کے بشہادت صاحب خمیس ظاہر ہو رہا ہی کما مر فی روایۃ الثالثۃ اور
علاوہ اسکی تائید ہی اسکی خود تصریح صاحب تفسیر کبیر کہ خاص عبارت محولہ منکر کے اوپر تحت آیہ ان اول
موجود ہی تعجب ہے کہ منکر دعوی رکہتی ہیں تفسیر دانی اور تفسیر ہی کا اور اسے دیکہا یا سمجہی نہیں یا مصداق
اسکی ہونگے مضمون آیہ افتؤمنون ببعض الکتاب و تکفرون ببعض کی اب آنکہیں کہولکر دیکہیں منکر بہادر کہ
فضیلۃ ثانیہ میں ہی وہذا لا یقدر علیہ الا اللہ ولا یظہرہ الا علی الانبیاء انتہی موضع الحاجۃ یعنی اور
غور کریں کہ یہی مفسر خود لکہتا ہی جسسے تعمیم واسطے سب انبیا کے ظاہر ہی یا خصوصیت کسیکی خاص معنی کے
ہی دوسرے بافرض والتقدیر یہاں خاصہ مجموعی نہ ہی مراد لیا جاوے تب ہی اونکی معجزہ ہونے میں مقبول و
معقول ہے کیونکہ کوئی عقیل فہیم مدعا منکر کلام خواص و عوام اہل کلام و رد واقف موارد

منکر جو کوشش ہو رہی ہے سنیے کہ کلمہ خاصہ لابراہیم یا تو کل مجموعہ آیات مرقومہ کی قید پر ہی لی یا آیہ
اخیر یعنی ابقاءہ دونوں پر آیات الانبیا کی سو خاصہ مجموعی کا حال تو بوجوہات عدیدہ واسطے صغر اشکے
منکر اور حفظ دکھنے طلاب باجمال و تفصیل ظاہر کر دیا گیا اب اگر بفرض آیہ اخیرہ کی قید شمار کیجاوے تو بھی
مقصود منکر مفقود ہے کیونکہ ہر صغیر و کبیر ماہر حدیث و تفسیر جان سکتا ہی کہ حضرت کی تذکیر و تذبیر باستثنا
عقلی و نقلی مستثنیٰ و مبرا ہیں اس سے بھی کما لا یخفی علی الصغار والکبار کیونکہ قرآن شریف نازل ہی خود
رسول مقبول صلعم پر کہ اونسے خطاب کرتا ہی پروردگار ہے سوا انبیا سلف حضرت اسمیں شامل نہیں کئی
جا سکتی اور ہاں نہ ہو جو کوئی جاہل اعوذ باوصف ادعاء اقرار رسالت آنحضرت اور تصدیق ما جاء به
آنحضرت کو بھی اس جگہ شامل کیجئے کوئی حرکت اور قول و فعل افحش اور اشنع اس سے زیادہ نہیں تصور
کیا جا سکے کا نسبت اوسکی اور محفل علما و محدثین میں بلکہ صبیان مکتب نشین میں بجز فضیحت و رسوائی
کی کوئی نتیجہ اور مفاد اوسکی لئے نہیں حاصل ہوگا کیونکہ سارا جہان اہل اسلام میں جانتا ہی کہ قرآن شریف
کل آیات بینات لنبینا اور تا قیام قیامت باوصف کثرت اعدا و تسلط کفار و مشرکین وغیرہم
مخالفی النبوۃ باقی ہی اور ویسا ہی اور بہتیرے معجزات و آیات آنحضرت میں اسی طرح کما تشہد به کتب الحدیث سیما
حدیث انی تارک فیکم الثقلین الی قوله حتی یردا علی الحوض متفق علیه فرق اسلامیه جس سے ظاہر ہے
یہ دونوں تا قیام قیامت باقی رہیں گے ایضا قال النبی النجوم امان لاہل السماء اذا انتثرت کان
القضاء علی اہل السماء واہل بیتی امان لامتی فاذا ذہب اہل بیتی کان القضاء علی امتی الحدیث
کذا فی المنہاج لابن حجر رح ایضا فی المشکوۃ والشفاء ما من نبی من الانبیاء الحدیث چنانچہ قاضی عیاض
تحت میں اس حدیث کے لکھتے ہیں معنے ہذہ عند المحققین بقاء معجزته ما بقیت الدنیا وسائر معجزات الانبیا
ذہبت للحین ولم یشاہدہا الا الحاضر لہا بلکہ بعدم بقاء آثار سائر انبیا میں بھی بعضوں نے کلام کیا ہے
چنانچہ [illegible] افضل الانبیا کما لا یخفی علی ماہری التفاسیر و کتب المحدثین کالبغوی والجلالین وغیرہ

کالشمس فی وسط النہار اس لفظ خاصۃ لابراہیم سی یہی الاثر اور اثر قدم علی الاحجار الاخری
دون مقام ابراہیم صرف خاصۃ لابراہیم دون سائر الانبیاء غیر مستلزم ہی بلکہ استلزام اس بات کا بہی ہی ولکن
واشکار ہی کہ سوا مقام ابراہیم معجزہ ہمارے پیغمبر خدا بلکہ اور پیغمبرونکی لئی بہی ہی کیونکہ کلام صاحب مفتاح
مصرحۃ التصدیہ سے کیفیت قرار واقعی اسکی کہلتے ہے جسکے منکر با دیانت فی نقل و اسکی نثر نکھے دیکہو کہ
وہ صاف لکہتے ہین وتخصیصہا بہذہ الالانۃ من بین الصخار الخ یعنی مراد ساتھہ آیات کی ایک یہی کہ
تخصیص اس پتہر کے ساتھہ اس الانۃ کی تمام و پتہرونمین سے ایک آیۃ ہی وقس علیٰ ہذا صاحب تفسیر جواہر دیسے ہی بعض
مفسرین کے ہان بہی تقیید لبنگ مقام ہر ظاہر منکر ہا در ہوش مین آوین تخصیصہا ضمیر کے سو تحین او غور کرین
سوا اس خاص پتہر مقام ابراہیم کی اور کس مقام پر پہیر سکتی ہین اور تفسیر جواہر مین با فیہا ندان قم آن قدم بر صفحات
ایام دون سائر آیات الانبیاء کی یہی معنی سمجہ لین فہ ہوش مین آوین کہ تفصیل اوپر سے موجود، وہ خصوصیت
لسنگ مرقوم کہ ندا با واز بلند دیتی ہین بلکہ لمعات معا نکیبار روشنی بخشتے ہین کہ یہہ رقم قدم بر صفحات ایام
باقی رہا دون آیات انبیاء ماسبق کی المختصر کہ اگر موجب قول ضعیف مقام ابراہیم عطف بیان ہے آیات
بینات کا خیال کیا جاوے اور خاصہ بہی خاصہ حقیقی صرف بمراد معنی ما یوجد فی شی ولا یوجد فی غیرہ مقصود
لیا جاوے تب بہی الاثر ہر سنگ با اثر نقش قدم خاصہ حضرت ابراہیم ہرگز ممکن نہین بجز خصوصیت سنگ خاص
مقام ابراہیم علیہ السلام کما لا یخفی علی الماہر الفطن اللبیب الفہیم چنانچہ موید اسکی ہی حدیث موجودہ صحیح بخاری عن ابی ہریرہ
جو باب اول مین کلام صاحب مواہب مین اول تصریح منقول ہی محتوی اثر ضرب موسیٰ چہہ یا سات دفعہ پتہر پر ہے تو
ظاہر ہے کہ معاذ اللہ اگر یہ بات صرف خاصۃ ابراہیم حسب مزعوم منکر مراد ہو تو انکار و تکذیب صحت صحیح بخاری سے حال
اور گلوگیر منکر ہی وقد صح انہ اصح بعد کتاب اللہ اور موید اسکی ہے جو کہ محدث دیار بکری ذکر کرتے ہین
لکہتے ہین کہ ہبط آدم بسر اندیب وفیہ اثر قدم آدم مغموسۃ فی الحجر ویری علی ہذا الجبل کل لیلۃ کہیئۃ البرق
من غیر سحاب ولا بدلہ فی کل یوم من مطر یغسل قدمی آدم چہتی ہم ایک اور تقریر سے کہتے ہین

زیادہ ظاہر ہوگا اثر یہہ مقصود سامی مقصود اور من بین الصخار سنگ کوبی کو موجود ۱۲ منہ

معجزات آنحضرت صلعم کا انہیں بہی نہیں کرتا اور اگر بالفرض والتقدیر یہ بہی کرتا اور اتفاقا لوگ

معجزہ فرو گذاشت بہی ہو جاتا تب بہی انکار و حکم بعدم ثبوت اوسکی کہیں سے کیسے عاقل بالغ کا کام نہیں

ہو سکتا ہے لا احتمال عدم وقوفه علیہا او احتمال سہوه عند النقل کما نقلنا عن المحقق الدہلوی من

توصیل المرید الی المراد فی ذیل الروایۃ الاحد والثلثین یعنی اختلاف مبنی بر اختلاف طریقہ ہے و

قال الامام النووی شارح المسلم ما اختلف الروات فی القصۃ الواحدۃ فذالک محمول علی ان بعضہم حفظ

ولبعضہم نسی چہ جائیکہ مقام مذکور میں معجزات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی نہیں بلکہ انحصار ہی آیات

خانہ کعبہ کا تو تائید و اعانت غایۃ او کفایۃ کے تب منکر کے لئے کافی او رعین موجب یہ دعوی کسی ثبت

معجزہ نقش قدم رسول اکرم صلعم کا ہوتا کہ مقام ابراہیم پر بہی نقش قدم آنحضرت صلعم کا ہی فافہم وتدبر

قولہ لسنق کلام الحکم اقول سراپا تزویر و تلبیس ہے سو بوجوہات عدیدہ مخدوش و مردود ہے اول یہ کہ

انحصار معانی کلمہ اذا حسب دعوہ منکر ممنوع اور کذب و تدلیس ہے ماہرین کتب علم پر ہویدا ہو گا کہ اذا معانی

متعددہ کے لئے ہی اور چند طرح سے مستعمل ہوتا ہی کیسے ایدہ ہوتا ہی اسکو چہوڑ کر آپ بروئے از راہ دہو

بازیگری خاص ایک بات پکڑ کر اوسیکو مثل خاصہ ابراہیم تعبیر کرنے لگی مقام عبرت ہی ماہرین اتقان پر

ہویدا ہو گا کہ یہ پانچویں شق ہی جو سیوطی رحمہ نے لکہا ہی الخامس خالفت اذا ان الخ کو منکر نہایت

بے تہذیبی و بد دیانت دار کے لفظ خامس کو مثل عوام الی الکعبین ہضم کر لیا تا کہ عوام بیچارے دہوکے

میں پڑیں بلکہ کلام سیوطی رحمہ ضعف قول ابن عصفور پر دال ہی اور خاتمہ میں اسی مقام میں سیوطی

لکہتے ہیں فتأمل اذا زایدۃ ومن شاء مزید الاطلاع فلیرجع الی کتب البلاغۃ سیما الی الاتقان

فی تفسیر تلبیس المنکر ہداہ اللہ الرحمان دوسری یہ کہ منکر لسنق کلام اہل حدیث و ملاعت سے ظاہر خود بہر

نہیں رکہتا کہ لسنق کذائی ظاہر کر کے رزین صاحب صحاح جیسے محدثین کے کلام کو معاذ اللہ عدم

علم منشاء تعبیر کرتا ہی حفظنا اللہ وجمیع المومنین من ہذہ المراصد الوساوس بلکہ در حقیقت یہ جدال

اوصاف واضح ہوگیا کہ خاصیت مراد یا خاصہ مجموعی ہی یا بحصر اضافی یا فضیلۃ فافہم وتدبر ولاتذاہل

پانچویں قطع نظر ان تمام مراتب کے منکر پر لازم ہی کہ سند دعوی خاصہ لابراہیم حسب منع عموم

اور مدعا اپنی کسی حدیث اور اخبار صحیحہ یا باسانید ضعیفہ تا بیکی صحابے اخیار یا تابعین یا مدار

دیگر قدما اتقیات اہل حدیث وفقہ موافق قواعد مقررہ اہل حدیث پیش کری یہہ عبارات

مجہولہ ہر تفسیر تو اوسکے موید نہ ہوئین اور نہو نگی جب تک کہ حسب دعوہ سند بطریقہ محدثین نہ پیش کرے

بلکہ پہر بہی اوسکا مطلب کیسے حاصل نہوا ہی نہ ہوگا کیونکہ بموجب اسناد صحاح مثل رزین وغیرہ

محدثین اور تفاسیر متکاثرہ مصرحہ باب اول نبوت معجزہ مرقومہ باجناب ختمی مآب کا بینبغی ثابت ومتحقق

چہٹی یہہ دعوی کہ کسی نے مفسرین مین ذکر اس معجزہ کا نسبت بآنحضرت نہین کیا نا واقفیت اپنی ظاہر

کرنی ہی تفاسیر سے منصف کو چاہیے کہ تفسیر عیان اور تفسیر طرطوسی وتفسیر ثعلبی وتفسیر درمکنون

وتفسیر کشف الاسرار تفسیر عکرمہ مین کی عبارات مصرحہ باب اول تو منکر کو دیکہلا دے اور

باقی یہہ سمجہا دے کہ بہیا جیو ابہی لکہا گیا جناب عالی لکہنو میں کیکی گرہ سی ہیسا ر بنا چاہتی ہیں لہ

ملاحظہ سامی سے گیا گذری کہ آپکی عندیہ مین مدرکہ کہل گیا تمام تفاسیر کا بہی دیکہیا ادراک کلی

حاصل ہوگیا بہیا جیو بسیار سفر باید تا پختہ شود ایسی دعوی کا یہہ انجام ہوتا ہی اللہم احفظنا

وجمیع المومنین المختصر کہ باقی جو دعوی مثل القاتل علی الفاسد ہے یعنی جبکہ وجود وثبوت معجزہ

مرقومہ بنسبت بآنحضرت تفاسیر کثیرہ ومعتبرہ مثل تفسیر عکرمہ وغیرہ ثابت ہو چکا تو جواب

ہر ایک قول متفرعہ ہا ی عدم وجود در تفاسیر کا مستدرک معلوم ہوتا ہی اور بہی اختصار مطلوب

اشتہار مختصر لکہا جاتا کہ اگر صاحب مدارک وغیرہ نے تصریح معجزہ نقش قدم آنحضرت اس مقام پر نہین کی

تو کچہہ موجب خلل نہین اس محل پر ذکر شی دون شی در موضع یحتاج الی البیان کل بیان آلی

فی الغایۃ والکفایۃ مسلم ہونا خود بانگ بامحل ہے کیونکہ کوئی مفسر بیان دعوی سا ... منتہا

ظہور نقش قدم بطریق معجزہ وخرق عادت بہ کرامت فقرا واقع ہوا ہی چنانچہ یہی سبب ہی اقصی
اور بیت المقدس اور مکہ شریف وغیرہا اکثر دیار وامصار میں تبرک نقش قدم شایع اور ذایع ہی
اور بہت زیادہ تر ظہور فضیلہ یہی ہماری حضرت ص کی حضرت ابراہیم ع پر بلحاظ عن تصریحات المفسرین
والمحدثین پانچوین ماہرین علم میزان پر بہی ہویدا ہی کہ کلمہ اذا امارات قضیہ مہملہ سے ہی اور قضیہ مہملہ
جزئیہ میں ہوتا ہی تو خلاصہ مرام بموجب تعبیر اون لوگونکی ہی جو کلمہ اذا معتبر ہیں یہ ہوگا کہ ظہور
نقش قدم خاص بطریق اعجاز وخرق عادت واقع ہوا جیسی چند مثالین خاص آیات قرآنی اذا جا
صحاح ستہ وغیرہا اور ارشاد فقہا سے در باب اطلاق واستعمال اذا واسطے صفر اشکلے منکر اور بہرہ ادراک
طلاب اور رجال علما اولی الالباب کے بہی حقیر لکہدیتا ہی کہ محفل علما میں تلبیس اور در آن منکر بہادر کی
وباہر ہوجاوے کہ بطریق مشتے نمونہ از انبار ہی فاذا برق البصر الایہ کلا اذا بلغت التراقی الایہ
اور سورہ اذا السماء انفطرت اور سورہ اذا السماء انشقت اور آیہ اذا حضر احدکم الموت الایہ اور و اذا طلقتم النساء
الایہ اور ان عزموا الطلاق الایہ وغیرہا آیات کثیرہ ہین کہ کثرت اور قلت تو الگ رہی بعض بعض
جگہ مدخول اذا ایسا دیکہیے کہ وقوع اوسکا بجز مرۃ واحدۃ قیامت تک ڈہونڈہین تو نپاوینگے منکر حضور
ذرا یہ بہی غور کرینگے کہ طلاق نادر الوقوع ہی یا کثیر الوقوع ہی غرض جو کچہہ کہیں گے اذا طلقتم
مین اذا اور ان عزموا الطلاق میں ان اونکا وبال گردن ہی وقس علی ہذا دیکہیں مشکوۃ شریف
مین اور شرح با وہین عن ابی بن کعب عن النبی ص قال اذا کان یوم القیامۃ کنت امام النبیین وخطیبہم
وصاحب شفاعتہم غیر فخر رواہ الترمذی اور صحیح بخاری میں ہی کان النبی اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صحیح مسلم
مین ہی عن عائشۃ الصدیقۃ کان رسول اللہ اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث موطا امام مالک میں ہی عن
ابن عمر کان اذا اغتسل من الجنابۃ الحدیث اور صواعق محرقہ مین فی مناقب علی عن ام سلمہ کان ولم
اذا غضب لم یجترئ احد ان یکلمہ [illegible] الطبرانی والحاکم [illegible] اور صحیح باب کتاب الکتاب کے [illegible]

اشتقاق با کلام خدای علام و رسول ذی الاحترام و صحابہ کرام و فقہا و ائمہ عظام ہی قریب

ظاہر ہوگا کہ اذا آیات و حدیث اور کلام فقہا میں بہ نسق کذائی کتنی جگہ مستعمل ہے بلکہ یہہ بات

اثر معجزہ ہی کہ منکر بہا کے زبان قلم پر وہ کلمہ جاری ہو جو مثبت معجزہ روایات اثر قدم او طوق گردن اور

وبال جان منکر ہو یعنی اہل انصاف دیکہیں اور منکر حسرت سر مارین او شور کرین خود آیہ اذا قمتم

الی الصلوۃ الخ میں کہ اگر ایسے کثرت وقوع او افادہ عموم او مفاد کلما دعوی اپنی خیال فرمائے

ہیں اور حذف و تقدیر کا کچہ بیش بیش نہیں خیال کرتی تو پہلی ہر قیام صلوۃ کی لئی بمفاد کلما عموما

فرضیت وضو کا فتوی قایم کرین اور خارق اجماع ہوں یہا جو ہوش میں آوین لسیا سفر بابد

یہ مدعا ناکہ جیسی ان انتم محدثون یا من مضاجعکم یا محدثین عند المفسرین و فقہا و محدثین مقدرہے

سیطرح یہان ہی خرقا للعادۃ یا علی طریقۃ المعجزۃ وغیرہا کلمہ کذائی مقدر ہے دیکہیں آنکہیں کہولکر

بیضاوی میں والمعنی اذا قمتم الی الصلوۃ محدثین الخ اور دیکہیں اپنی محولہ تفسیر حسینی میں اذا قمتم

الی الصلوۃ کی نیچی چون برخیزید بہ آنماز و شما محدث باشید اور دیکہیں تصریحات و تشریحات محشیان

شرح وقایہ وغیرہا صاف لکہتے ہیں کہ معنی قمتم اردتم القیام وانتم محدثون یعنی یوں تعبیر کرتے ہیں اذا

قمتم من مضاجعکم وہو کنایۃ عن النوم والنوم من قبیل الحدث بالجملہ مطابق آپکی تصریح علی بن زین الدین

محدث تحفہ مرویہ حافظ زیرہی کما مر فی الروایۃ الثامنۃ کان اذا مشی الی قولہ ای خرقا للعادۃ

بلکہ محدث ممدوح اپنے منکر جیسوں کی چشم اشک کے لئی انسان العیون میں بہی دفعہ دخل کرگئی ہیں کہ دو

جگہ یوں بہی تصریح کرتی ہیں ولم یکن ذلک شانہ فی کل حجر مشیہ علیہ الخ جس سے روایات معجزہ قدم

کچہ منحصر بخصوصیت اذا نہیں بلکہ بہتیری حدیث و روایات بدون کلمہ اذا کی بہی متعدد و متکاثرہ

ہیں کما مر فی الروایۃ الثانیۃ عن حدیث ابی بکر الصدیق و فی الروایۃ الثالثۃ والسابعۃ وغیرہا

جو ایا یا الکبری المسرۃ فی الباب الاول ہی ہی تکرار او کثرت وقوع بہی یہا فی معجزہ نہیں کیونکہ ظہور

سوحرز اعن الطوالت اب تجمیر لزوم وجوب عظمت اور اتخاذ برکت خاص نقش قدم مبارک واقعہ بیرون
شہر دہلی کو مختصر الکھتا ہی کہ ہر مومن مسلمان کلمہ گوی رسول منان پر تعظیم وتبرک ضرور اور لازم ہی اور
توہین باعث ہلاکت وضلالت ہی واضح ہو کہ صلحا ومحدثین ومورخین وغیرہم کی کتب معتبرہ سے وجود با وجود
اس قدم شریف کا بحد شیوع وتواتر پونہچا ہی اور محدثین وعلما سلف وخلف زبانہ تکو حجانتی اور تعظیم کرتے
ہی وہذا القدر کاف للمسلم الموقن بلکہ توہین انکار موجب حصول نار ہی کچھ تہوڑ ایسی کتب معتبرہ سے بطریق
نمونہ از خروار تحریر کرتا ہی اول تو طبقات حسامی کتاب معتمد ومعتبر جس سے باب اول بن عباس
العیان نقل کی گئی یاد کرنی چاہیی کہ ذکر مدرسہ سلطان فیروز شاہ مین بعد حال فتح خانکی مرقوم
ہی کہ بعد از سلطان فیروز شاہ فوت کرد وقبری در آن مدرسہ است وبالائی قبری نقش قدم معظم آن سرور است
دوسر کتاب جلیل القدر کرامات الاولیا تالیف نظام الدین احمد بن محمد صالح الحسینی مین بیچ احوال
حضرت خواجہ محمد باقی قدس سرہ کے ہی کہ مرقد منور ایشان در دہلی نزدیک قدم رسول واقع است تیسری
مقامات حضرت مجدد الف ثانی مین تصنیف مولینا بدرالدین خلیفہ حضرت ممدوح مکاشفہ احوال
مرقوم ہی وقت بر آمدن دہلی بزیارت قدم مبارک رسالت پناہ مشرف گشت آبی کہ مجاور آن در قدم معظم
می انداختند بدہن خود وپاشید وگریہ دست داد واز انجا بشہر بمغفرت گشت چوتہی زبدۃ المقامات
والبرکات الاحدیہ کہ مقامات حضرت مجدد الف ثانی تصنیف مولینا خواجہ ہاشم ہی احوال حضرت خواجہ باقی باللہ
مین ہی کہ تقریبی بیاران با آن موضع رسیدہ انجا را خوش کردہ وضو ساختہ دوگانہ گذاردہ بودند وخاک
آن موضع پاک بمشام ایشان رسیدہ بود بر زبان شریف راندند کہ خاک این موضع دامنگیر باشد
لاجرم در آن مکان قدمگاہ حضرت رسالت است ونزدیک شاہراہ آن شاہ اقلیم ارشاد در آنجا واستراحت
پانچوین تحفہ سلطان مین بیچ حال حضرت باقی باللہ کی ہی قبر در دہلی متصل قدم شریف چہٹی مراۃ آفتاب
مین حال خواجہ باقی باللہ مین ہی در سنہ اثنا عشر وفات نمودہ متصل قدم شریف دفن شدہ ساتوین مقامات

مشابہت ترمذی العطرا در مشکوٰۃ شریف میں ہی خارجہ بن زید بن ثابت سی قال دخل نفر علی زید

بن ثابت فقالوا لہ حدثنا احادیث رسول اللہ قال کنت جارہ فکان اذا نزل علیہ الوحی بعث الی

فکتبتہ فکان اذا ذکرنا الدنیا ذکرہا معنا واذا ذکرنا الاخرۃ ذکرہا معنا واذا ذکرنا الطعام ذکرہ

معنا فکل ہذا احدثکم عن رسول اللہ رواہ الترمذی کمال تعجب ہے کہ منکر نی اذا جاءتہم الحسنۃ اور

ان تصبہم سیئۃ تو یاد رکہا اور اذا اصابتہم مصیبۃ اور ان ردنا الا احسانا اور ان تصبہم حسنۃ

اور وان اصابتکم فصل قرآنیہ دیکہا یا یاد رکہا حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء الیل

الفضا عہ کر بہنگی کہ شعر فان کنت لاتدری فتلک مصیبۃ وان کنت تدری فالمصیبۃ اعظم محولہ منکر فی

حکم ترا انگشت پیدا کیا بلکہ صاحبان مذاق فن بلاغت خاص بس تیر بار گشت ہے بہی زیادہ تر کیفیت جرات

منکر او ٹہا سکتے ہیں اب کوئی پوچہی منکر بہادر کہ بہیا جیو مدخول ان یعنی درایۃ و عدم درایۃ ہر دو نو

جگہ یا دیلو قوع ہی یا حقیقت میں یہ بہی کمال درایت منکر اور عین اثر معجزہ ہی کہ شعر نہی یا ن قلم درایت سے

وہ نکلی کہ خصم کا بال بیکا نہوا در خود طاعن مجادل کے حق میں تیر زہر آبدادہ ہو جاوے فافہم وتدبر تلبیہ

وقس علی ہذا در باب صیغۂ کان جو تلبیس و تدلیس امثال اذا کی کار بند ہو ہیں شرح مأتہ عامل خوان تک بہی

جانسکتا ہی کہ محض نورنا فی اور ہو بازی ہے اور حکیم ترمذی پر بہی جو یہ تغلیط جملۂ اولی طعنہ بازی کرکے

جملۂ ثانیہ کو معاذ اللہ غلط کہتے ہیں خود اظہار بی بصیرتی اور جہل یا تجاہل ہے اور سوا دلی ہی یا جناب

رزین جب صحاح کی سند لیہ صاحب مشکوٰۃ رکہتا ہی ہیں کتب بلاغت و معانی پر ہویدا ہی کہ بحث ما نحن فیہ اوس قبیل

سی نہیں بالفرض اگر جملۂ اولی غیر صحیح بہی ہوتا تو بہی جملہ ثانیہ بیان غیر صحیح نہیں ہو سکتا کیونکہ یہان تین

دونو تامہ ہیں فالحکم بفسادہ فاسد ومن شاء مزید الاطلاع فلیرجع الی الحسامی سوا اسکی در جواب

شعر عنہا امورا کذا ہی یہ ہیں ہر عقل فہم مصرعات صدر جواشا فی ہر ایک کا خیال کرسکتا ہی اور

بہتیری کلمات افترائی منکر او ادعاء عدم صحت و ثبوت ارتقاء تفسیر تو مستہ الصدر سے بلا منشور ا ہیں

اوسمین کی لکھی جاتی ہین کہ گردہ زشوق پای تا سر آئی سوی مقدم ہمیشہ بوسی قدم شریف

اورا مالی برخ خود بخاک آن پا خلقش ہمہ کعبہ می شمارند زان اہل صفاش فیض یابند آن

کعبہ چو در مقام دہلی است زان مکہ خورد نام دہلی است نوین اخبار الاخیار مین ہیچ حالے و سید بزرگ

کی کہ وہان مدفون ہین لکہا ہی این دو سیدہ زادہ را درحرم روضۂ قدم شریف حضرت عالم پناہ دفن کردند

انتہی دسوین تذکرۃ العلما تالیف حضرت شاہ محمد اکرم قدس سرہ احوال حضرت خواجہ باقی باللہ مین ہے

حضرت خواجہ باقی باللہ معمول ہمیشہ بوقت شب در درگاہ قدم شریف حاضر می شدند و تمام شب نزد قدم

مبارک آن سرور مراقبہ میفرمودند تا آنکہ بکمال ظاہر و معنوی حاصل شد سے حضرت یہ دس حوالجات تو بطور نمونہ کے تلک عشرۃ

کاملۃ بنظر اختصار لکھدی گئی جنکی زیادہ بصیرت منظور ہو کتب تواریخ معتبرہ مرقومۂ غیرہ مین دیکھ لی اور علاوہ

اسکی جمیع فقہا و علما و کمل خاص و عام اہل اسلام خلفاً عن سلف بالاجماع فیض یاب زیارت اور مستدعی برکت

خاص اس قدم متبرک کی رہتی ہے حتی کہ عہد بادشاہ دین پناہ اولی الامر ایمانی حضرت محمد اورنگ زیب

عالمگیر بادشاہ مین واسطے تالیف فتاوی عالمگیری کی جو مجتمع ہوے سب فیض اندوز خاک قدم اکسیر خاصیت

ہوتی رہی کسی نے انکار اسکی لب پر نہ لایا غرض از بس ظاہر ہی کہ قدیماً اور حدیثاً اگلی پچھلوں مین سب خاص و عام بالاتفاق

عظمت و تکریم اسکی کرتے رہی ہین ستیا زمانہ قریب تک قدوۃ المحققین شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ اور مولینا شاہ

عبد العزیز معہ والد ماجد اور جمیع برادران جلیل القدر اپنی کے پیر پیران مولوی اسمعیل صاحب ہی حتی کہ خود

مولوی اسمعیل تک اسکے جیسے منکر نہین ہوئے بلکہ سب تعظیم و تکریم و تبرک مین قدم مبارک کی لب بستہ و چشم

حاضر اور رکہا یہ ہوا ہی ہی مولوی اسمعیل کیسی با بوجہن تشدد دہبت نام زدہ ہین اونکی تقویۃ الایمان

وغیرہ موجود ہین منصف صاحب ایمان دیکھ سکتا ہے کہ کہین انکار اس معجزہ کا یا خاص اس قدم مبارک

کا عموماً یا خصوصاً نہ دیکھا بلکہ یہ سب لوگ وہان جاتے تھے اور زیارت کرتے تھے ہی ہزارہا لوگ دیکھنے والے انکو ابتک

زندہ ہین خصوصاً مولینا شاہ عبد العزیز صاحب کی ہمراہ حضرت استاذ من حضرت اور زیارتگاہ مین موجود

حسامیہ میں کمال بسط و تفصیل سے یہ حال وفات فتح خان کی دفتر رابع میں ہے وقتیکہ سلطان فیروز شاہ
بملازمت مخدوم العالمین رفتن خواستہ بود فتح خان کہ درمیان او و سلطان عہد قدم مبارک حضرت سرور کائنات
بود تا کسی کہ پیش از یکدیگر بعالم بقا شتابد آن نشان والا شان بر سینہ او گذارند فتح خان مذکور بمجرد استماع
واقعہ بیماری حضرت مخدوم جہانیان و صحت یافتن ایشان بدعای حضرت قطب المکرمین بہمراہ باد پا سوار شدہ تنہا
بسوی پانی پت شتافت و بوقت شام در آنجا رسید اسپ بر در خانقاہ عرش اشتباہ حضرت مخدوم العالمین
گذاشتہ اندرون رفت حضرت مخدوم درون حجرہ مشغول بود و مخدوم شیخ زینا کہ از خلفای خاص حضرت قطب المکرمین
بود حلقہ حجرہ در دست گرفتہ ایستادہ بسان فیل مست می جنبید فتح خان نا رسیدہ دلیرانہ درون حجرہ رفتن
خواست حضرت مخدوم شیخ زینا گفت ای بچہ کجا میروی و نمیخواہی کہ سلامت باز آیی گفت سلامت میروم
و بسلامت باز می آیم آنجناب فرمود اگر بسلامت بیائی پیراہن من پارہ کنی والا من جامہ ترا
پارہ کنم فتح خان چون خواہان ہمین تفاول بود دلیرانہ درون حجرہ رفت و دید کہ حضرت مخدوم العالمین
در استغراق اند فتح خان دست بستہ بایستاد پیش ازانکہ کسی آنحضرت را خبردار سازد از زبان مبارک حضرت لفظ
برآمد کہ برو بگیر فتح خان شاد شد زمین بوس نمودہ آمد ہمچنان مخدوم شیخ زینا را مست ایستادہ بدید گفت
یا شیخ چگونہ بسلامت برآمدم فرمود ای بچہ تیر بہدف رسید اینجا خود قضا گرفتہ آمدی اما تا دہلی خود بسلامت
نمیتوان رسید فتح خان گفت یا حضرت آرزوی من از دل و جان ہمین است بجہت من ہمین تفاول در اینجا
آمدہ بودم الحمد للہ والمنۃ کہ بمکر بشارت یافتم پس بغایت شگفتگی و تازہ روئی ازانجا براہ شد
روانہ گشت چون نزدیک دہلی رسید ناز زخمی فراز آمد خوابش گرفت و چادر بر رو کشید جان بحق
تسلیم کرد چون این خبر بسلطان رسید وعدہ خود بجا آورد و نشان قدم مبارک حضرت رسالت پناہ محمد
مصطفی بر سینہ او گذاشت آٹھویں شیخ عبد الحق دہلوی محدث اپنی بہا تیکو بطریق وعظ و نصیحت وصیت
وسیلہ زیارت اور تبرک قدم شریف ممدوح جو لکھتے ہیں بہت نفیس طویل نظم میں ہے چند ابیات اوس میں

کا حرفاً حرفاً جواب لکہا جاوی تو نوبت کا بطول تو پہنچا ہی اسلئی اوس سی بگذر یہی در گذری المختصر

ماہر تاریخ وسیر پر خوبی بصیرتی اورے مہو کی بازی نگاہ حفظ کتب تواریخ مرقومہ بالا اور علاوہ انکی خود

کتب مجوزہ منکر سی ہو یدا ہوگی ہر شخص منصف مزاج بنظر خود دیکہہ سکتا ہی اور امکان توفیق بین تواریخ

مختلفہ آمد ورفت حضرت محمد وحمّی یا اختلاف سنین کی تکرار آمد ورفت حضرت ممدوح کو خیال کر سکتا ہی اور

وقوع حج بیعت گاہ ظاہر بات ہی کہ حال تمام عمر کا ایک سال واحد کا سبحان اللہ حال یہ ہی حضرت

منکر یہ ہی کہ معتبر نامہ اپنی دلسے ایک رسالہ تراش کر قایم کر دیا جسکا نتیجہ صفحہ خاطر منکر بہا درکے

کہیں نہ پایا جاوی کہ در حقیقت وہ سینہ زوری ہی اور اور بہتیری غلطیان اور زلات جو عبارت عالیہ مین

واقع ہین وہ ہم بسہو کاتب اور چوک نظر عند المقابلہ بالقوہ طبع خیال کرکے نقض و گرفت ہر ایک

امر پر خلاف عفو و کرم جانکر در گذر کرتی ہین بالجملہ چونکہ مختصراً رد رسالہ اوس اور ثبوت مطلوب مین

جو جو امر ضروری تہی سو لکہہ دی گئی اور جتنی مزخرفات لاطایلہ منکر مین جواب انکا سبھی فی نفسہ انکی تمام

دکہال دینی تصریح کافی تسی ہر عقیل فہیم حاصل کر سکتا ہی سو اب چند تنبیہ و فواید ضروری واسطی

تنبیہ و ہدایت منکر اور جمیع خواص عوام کی مختصراً لکہہ دیتی ہین نفعہم اللہ بہا بحق محمد و آلہ الطاہرین

صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہم اجمعین اے بہائیو مسلمانو یاد رہی کہ اہانت آنحضرت کی ادنیٰ طرح سی بہی ہو تو موجب

کفر ہی یاد کرو مضمون منقولہ صفحہ ۳۴ کہ حاشیہ شرح وقایہ سی لکہا گیا قد اجتمعت الامۃ علی ان استخفاف

نبینا الخ اور غور کرو توثیق بہ صحبت تعظیم و تکریم اتنی علما و محدثین کے نسبت قدم مبارک مرقومہ الصدر

کی ثواب عدم تکریم اسکے توہین صاف آنحضرت کی اور تکذیب اتنی بزرگون علما و مجتہدین اہل مدینہ اور حرمین کی

اجماع ہی اور از روی انصاف و ایمان کے دیکہیں تعظیم کو ئی جرم نہین بلکہ یقین حصول ثواب اور

توہین مین بڑا بڑی جرم اور کفر یاد رہی مسئلہ عقاید کا ہی کہ جو شخص موہی بر آنحضرت کو تحقیر موجب

تصغیر کہی یا کہ و کو با وصف پسند خاطری آنحضرت ناپسند کہی تو بہی یہی حال ہی پہر نقش قدم

تھی وہ راوی ہوئی اس بات کی کہ حضرت مولینا کی بعد حصول زیارت و تبرک یہ شعر بھی ارشاد کیا

ابیقدمگاہ مبارک خاد مش رضوان شد ۔ چہ عجب روح الامین ہم برورش دربان شد وقس علی ہذا

جناب مولینا رفیع الدین وغیرہ بکمال خضوع و خشوع اس قدمگاہ مین سر فرو ہی مولوی اسمعیل صاحب

خاص وہان جو درس فرماتے ہوئے بجز تعظیم و تکریم لب نہین ہلایا البتہ وعظ و نصیحت اگر کرتی تھی تو علم ارتکاب

امور بدعت آیات کی کرتی تھی اور رد وہ وغیرہ کتب حرام مثل اسمین قرآنی کو منع کرتی تھی سو

اسمین شک نہین کہ ہر عالم و ماہر کو یہ بات ضرور ہے سو ہم بھی امورات ممنوعہ و محظورہ سی مانع اور

متعذر ہین بلکہ عقیل فہیم پر ظاہر ہی کہ یہ منع مولوی اسمعیل ردوہ وغیرہ کتب حرام جو فی قدم مبارک تین قرآنی کا

عین تعظیم و دو قوق خاص قدم مبارک ہی الحاصل کہ حقیقت اجماع جمیع علما اسکی عظمت پر یا تواتر

منکر اسکا ہو کر انکار پر قدم اوٹہانا صراط مستقیم اجماع در حقیقت ہاتھ اوٹہانا ہی یا در کہیں منکر ہیں

قال الشیخ ابن ہمام الحرمی ہی حکم تیر بازگشت پیدا کیا وقس علی ہذا جو تقریر ان شطحیات [illegible] مین

وہ سب بنا منشورا ہوگئی جیسے منافی جانب تحریر ہمشیرزادی شیخ باسلطان قریشیہ وہ اسکی ہیکانی

عوام کی حقیر کی طرف کی ہی کذب و بہتان جیسی بہتان صاحب تقاضا [illegible]

ہوا ہے ہر ہتا اللہم اغفر وارحم اور یہ جو وہو کا سبب اختلاف تواریخ اور [illegible]

سفر الیہ اسطی بہکانی عوام کے منکر ہی ہوا ہی اور جنا بہا طول و طویل سی تحریر تضیع کاغذ [illegible]

کام فرمایا ہی جزا اللہ اتنا لیس ہے کہ بہا جو عوام بیچارہ کو جتنا جا بین بہکالین محصل ماہا

اینی ماہتون اپنی نصیحت ظاہر کرتی ہین اتنا نہین دیکھتی کہ اختلاف سی تیجہ کیا کمین اصل شی لاشی

تصور کیجا سکتی ہی جب ہو جکو جو تاریخ روانگی مجدد قدس سرہ پونہچی وہ اسنے درج اگر ایسی اختلاف

ایسی ہوکی بر رو کار لاتی ہین تو کل کو بسبب اختلاف تواریخ وفات آنحضرت صلعم وفات آنحضرت سے منکر

ہوجاوینگی یا اور جو صدہا امور مین اختلاف تواریخ ہی سبب سے انکار ضرور ہوگا اگر اونکی نہیں مزخرفات

مقدس ممدوح کا قصدِ انہدام اور نام لینا بھی باہانت یا عدمِ تبرک معاذ اللہ کسی درجہ کو پہونچا ویگا

ف بادرہی کہ جس جگہ کچھ بھی تبرک حضرتکا ہوتا، وہاں ہجوم ملائکہ کا ہوتا ہی محمد رہاوی جامع المعجزات میں لکھتے ہیں روی ان ابا بکر اخذ شعرین من لحیۃ النبی ووضع فی بیتہ تبرکا فسمع ابو بکر من بیتہ صوت القرآن باحسن الاصوات وطلب القاری لم یجد احدا حتی اتی الی موضع الشعرین فسمع القرآن عندہما فجاء الی النبی فاخبرہ بذلک فقال یا ابا بکر اما علمت ان الملائکۃ یجتمعون علی شعری یقرؤن القرآن عندہ

ف قاضی عیاض شفا میں لکھتے ہیں قال اسحق بن ابراہیم الفقیہ ومما لم یزل من شان من حج المزور بالمدینۃ والقصد الی الصلوۃ فی مسجد رسول اللہ والتبرک برویۃ روضتہ ومنبرہ وقبرہ ومجلسہ وملامس یدیہ وموطی قدمیہ والعمود الذی کان یستند الیہ الخ

ف بیچ شفا کی قاضی عیاض میں ہے کان ابن عمر یضع یدہ علی المنبر الذی یجلس علیہ رسول اللہ فی الخطبۃ ثم یضع علی وجہہ الحاصل کہ عبد اللہ ابن عمر آنحضرت کی منبر پر ہاتھ رکھتے پہر اپنی موہنہ پر رکھتے یعنی جس منبر پر حضرت بیٹھتے قدم رکھتے تھے عبد اللہ عمر تبرکا اوس پر ہاتھ پہیر کر اپنی موہنہ پر ہاتھ پہیر لیتے تھے

ف صاحب عینی شارح صحیح بخاری بیچ حدیث کان قدح یشرب فیہ النبی الحدیث لکھتے ہیں فیہ دلیل ان الشراب من قدحہ وآنیتہ من باب التبرک الحاصل کہ تعظیم وتبرک ہر اوس چیز کا جسکو کوئی عضو حضرت کا لگا ہو یا حضرتکا کوئی باسن ازروی ایمان کے موجب برکت اور سنت صحابہ ہی وقس علیٰ ہذا صدہا روایات صحیحہ اور احادیث صحاح اسی محل پر بطریقہ محدثین ثابت ومتحقق ہی کہ آنحضرت کی تبرکات سی حصول برکات ماثور اور مامور اور فعال خلفا رض رہا ہی اور کتب صحاح سے ہویدا ہی کہ فرمایا آنحضرت نی کہ علیکم بسنتی وسنۃ خلفائی [illegible] تو تبرک ایسی تبرکات سی سنت صحابہ رض ہی اور مامور بہا اور منکران باتونکا اور اہانت کنندہ مردود ومطرود ہی حتی کہ اگر کوئی شخص خاک مدینہ منورہ کو ردی کہوی تو قابل درّے لگانیکی ہی قال القاضی فی الشفا قد افتی مالک فی من قال تربۃ المدینۃ ردیۃ یضرب ثلاثین درۃ وامر بحبسہ یعنی تحقیق فتویٰ دیا امام مالک نی بیچ حق اوس شخص کے کہ کہا اوسنی خاک مدینہ کی ردی ہی ساتھہ مارنی تیس درّون کے اور حکم کیا قید اوسکے